دُنیا سے، دھوکا کھائی ہُوئی ایک کلیسیا

A DECEIVED CHURCH, BY THE WORLD

اُس نے اپنے بیٹے، یسُوع مسیح میں، بلکہ مسیح میں ساری چیزیں ہمیں مُفت دی ہیں۔ اے خُداوند، ہم تیرے شُکرگُزار ہیں، اِس شرف کے لیے جو تو نے ہمیں اُس عظیم اور اعلیٰ قربانی کے وسیلہ بخشا جو یسُوع نے ہماری خاطر کلوری پر دی، جس کے وسیلہ سے ہماری دوبارہ تیری رفاقت سے صلح ہوئی، اور تیرے رحم کو پایا اور ہمارے پاس یہ تسلی بھی موجود ہے کہ تیرے کلام میں لکھا ہے، ”اگر تم مجُھ میں قائم رہو، اور میری باتیں تم میں قائم رہیں، تو تم جو چاہو مانگو، وہ تمہارے لیے ہو جائیگا۔“ اب، ہم اِسکے لیے شُکرگُزار ہیں، اور دُعا کرتے ہیں تو ہمیں ایمان دے تاکہ ہم اِس پر اپنے پورے دل وجان سے یقین کریں۔

(2) اب اے خُداوند، ہونے دے کہ ہم، دن کی ساری مُشقت، اور زندگی کی فکریں ایک طرف رکھ دیں، ہر طرف سے ایک دربان سے لیکر پاسٹر تک سب تیرے پاس آئیں، اب ہمارے ذہنوں میں کُچھ نہ رہے، مگر صرف بڑے احترام کے ساتھ سُننے کے لیے انتظار کرنا ہو، جو کہ رُوح القُدس ہم سے کلام کرنا چاہتا ہو، تاکہ ہم سب یہاں اکھٹے بیٹھ سکیں، اور کچھ مزید اپنی بھلائی کے لیے، تُجھ سے حاصل کر سکیں۔ کیونکہ، اے خُداوند، یہ حقیقت ہے کہ ہم اِس گرمی میں اِسی لیے ہیں۔ اپنے زندہ کلام کے وسیلہ سے بول، اور ہونے دے کہ زِندہ کلام ہم میں بس جائے، اور ہم میں قائم ہو جائے، تاکہ ہم اِس دنیا کے ہم شکل نہ بنیں، بلکہ اپنی رُوح کے نئے ہو جانے کے بعد، خُدا کے بیٹے کے ہم شکل بنیں۔ اوہ، ہمارے دل جُھوم اُٹھتے ہیں جب ہم یہ سوچتے ہیں، اور ہماری رُوحیں شادمانی سے لبریز ہو جاتی ہیں، جب ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم خُدا کے بیٹے اور بیٹیاں بن سکتے ہیں۔ ہم اُسکی آمدِ ثانی کے بالکل کنارے پر کھڑے ہیں، اور ساری قومیں اور سلطنتیں ہمارے پاؤں تلے کانپیں گی، اور دُنیا کی ساری چیزیں غائب ہو جائینگی، لیکن ہم جانتے ہیں کہ کسی دن وہ آئیگا اور ہمیں ایسی بادشاہی میں لے جائیگا جسکا کبھی اختتام نہ ہوگا، یا، جسکو کبھی جُنبش نہ ہوگی۔ اور ہم یہ سوچتے ہیں کہ - کہ اب ہی ہم اُس بادشاہی

کے باشندے ہیں! اے خُدا، آج اپنے کلام کے پانی سے دھوکر، اور رُوح القُدس کے- کے وسیلہ، ہمارے کانوں اور دلوں کا ختنہ کر۔ ہم یہ اُسکے نام اور اُسکے جلال کے لیے مانگتے ہیں۔ آمین۔

(3) آج صُبح میں اِس مضمون تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اگر، یہ ایک شفائیہ عبادت بھی ہوتی تو بھی میں کُچھ مختلف بولنے جارہا ہوں، لیکن ہم نے یہ اعلان کیا تھا کہ دعائیہ کارڈ آٹھ بجے سے، ساڑے آٹھ بجے یا نو بجے تک تقسیم کیے جائیں گے۔ اور مجُھے صرف...... تھوڑی دیر پہلے بلی نے گھر آکر بتایا تھا اُس نے کہا بڑی مشکل سے کوئی ایک شفا کے لیے آیا تھا، اسلیئے اُس نے دُعائیہ کارڈ نہیں بانٹے تھے۔ پس ہم لینگے...... میرا خیال ہے، کہ کلیسیا کی اصلاح کے لیے یہ متن لوں۔ اور میں آج اِس عنوان پر بولنا چاہتا ہوں: دُنیا سے، دھوکا کھائی ہُوئی ایک کلیسیا۔ میں چاہتا ہوں کہ قُضاۃ کی کتاب کے، 16 ویں باب کی، 10 وِیں آیت سے شروع کر کے کُچھ پڑھوں۔

تب دلیلہ نے سمسُون سے کہا، دیکھ، تو نے مجُھے دھوکا دِیا، اور مجُھ سے جُھوٹ بولا: اب تو ذرا مجُھے بتادے، کہ تو، کس چیز سے باندھا جائے۔

اُس نے اُس سے کہا، اگر وہ مجُھے نئی نئی رسیوں سے جو کبھی کام میں نہ آئی ہوں باندھیں، تو میں کمزور ہوکر، اور آدمیوں کی طرح ہو جاؤں گا۔

تب دلیلہ نے نئی رسیاں لے کر اُس کو اُن سے باندھا، اور اُس سے کہا، اَے سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔ اور گھات والے اندر کی کوٹھری میں ٹھہرے ہی ہوئے تھے۔

تب اُس نے اپنے بازوؤں پر سے دھاگے کی طرح اُن کو توڑ ڈالا۔

سو دلیلہ سمسُون سے کہنے لگی، اب تک تو نے مجُھے دھوکا ہی دِیا، اور مجُھ سے جُھوٹ بولا: اب تو بتادے کہ تو کس چیز سے بندھ سکتا ہے۔ اُس نے اُسے کہا، اگر تو میرے...... سر کی ساتوں لٹیں، تانے کے ساتھ بُن دے۔

تب اُس نے کھونٹے سے اُسے کس کر باندھ دِیا، اور اُس سے کہام، اَے سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔ تب وہ نیند سے جاگ اُٹھا، اور بلی کے کھونٹے کو، تانے کے ساتھ اُکھاڑ ڈالا۔

پھر وہ اُس سے کہنے لگی، تُو کیونکر کہہ سکتا ہے، کہ میں تُجھے چاہتا ہوں، جبکہ تیرا دِل مجُھ سے لگا نہیں؟ تُو نے تینوں بار مجُھے دھوکا ہی دِیا، اور بتایا...... کہ تیری شہزوری کا بھید کیا ہے؛ اور نہ بتایا کہ تیری شہزوری کا بھید کیا ہے۔

جب وہ اُسے روز، اپنی باتوں سے تنگ، اور مجبور کرنے لگی، یہاں تک کہ اُس کا دَم ناک میں آ گیا؛

تو اُس نے اپنا دِل کھول کر، اُسے بتا دیا، کہ میرے سر پر اُسترہ نہیں پھرا ہے؛ اِس لئِے کہ میں اپنی ماں کے پیٹ ہی سے خُدا کا نذیر ہوں: سو اگر میرا سر مُونڈا جائے، تو میرا زور مجھ سے جاتا رہے گا، اور میں کمزور ہو کر، اور آدمیوں کی طرح ہو جاؤں گا۔

جب دلیلہ نے دیکھا کہ اُس نے دِل کھول کر سب کُچھ بتا دیا، تو اُس نے فلستیوں کے...... سرداروں کو کہلا بھیجا، کہ، اِس بار اور آؤ، کیونکہ اُس نے دِل کھول کر مجُھے سب کُچھ بتا دیا ہے۔ تب فلستیوں کے سردار اُس کے پاس آئے، اور روپے، اپنے ہاتھ میں لیتے آئے۔

تب اُس نے اُسے اپنے زانوؤں پر سُلا لیا؛ اور ایک آدمی کو بلوا کر، ساتوں لٹیں جو اُس کے سر پر تھیں مُنڈ واڈالیں؛ اور...... اُسے اذیت دینے لگی، اور اُس کا زور اُس سے جاتا رہا۔

پھر اُس نے اُس سے کہا، اَے سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔ اور وہ نیند سے جاگا، اور کہنے لگا، کہ میں اور دفعہ کی طرح باہر جا کر، اپنے کو جھٹکوں گا۔ لیکن اُسے خبر نہ تھی کہ خُداوند اُس سے الگ ہو گیا ہے۔

(4) اب میں متن کے لیے، اِس حوالے کو بھی پڑھنا چاہتا ہوں، جو مُکاشفہ کی کتاب کے، دوسرے باب میں پایا جاتا ہے، 21 وِیں آیت سے شروع کر کے 23 وِیں آیت تک۔

میں نے اُس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرام کاری سے؛ توبہ کرنا نہیں چاہتی۔

دیکھ، میں اُس کو بستر پر ڈالتا ہوں، اور جو اُس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر اُس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں، تو اُن کو بڑی مُصیبت میں پھنساتا ہوں۔

اور اُس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا؛ اور سب کلیسیاؤں کو معلوم ہو گا کہ گُردوں اور دِلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں: اور میں تم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلہ دوں گا۔

خُداوند اپنے کلام کے پڑھے جانے پر اپنی برکات نازل فرمائے۔

(5) سمسُون نے بھی، اپنا آغاز، کلیسیا کے عظیم کاموں کی طرح ٹھیک کیا تھا۔ وہ دُرست سمت کی جانب گامزن ہوا تھا۔ جب اُس نے اپنا کام شروع کیا، تو ایک طاقتور اور بہادر آدمی کہلایا۔ اُس نے، خُداوند کی خدمت کا آغاز، اُسکی باتیں ماننے اور اُس کے حکموں پر چلنے سے کیا۔ اور یہ بات کسی حدتک

کلیسیا پر لاگو ہوتی ہے۔ اِس کا آغاز، جیسے کہ ہم کہیں گے، جیسے کہ دُنیا کہتی ہے، یہ ایک دُرست قدم کا آغاز تھا۔ اُس نے خُداوند کے حکموں کی تابعداری کی تھی۔ اور جب تک سمسُون خُداوند کے پیچھے چلا، تو خُداوند نے بھی سمسُون سے کام لیا۔

(6) کیونکہ، خُداوند کسی کو بھی بلا کر اُس سے کام لے سکتا ہے جو اُس کی پیروی میں تابعداری کرے، کیونکہ یہ خُدا کا کام ہے۔ لیکن جب ہم خُداوند کی باتوں سے، ایک طرف مُڑ جاتے ہیں، تو پھر مزید خُداوند ہمیں استعمال نہیں کرتا۔ لیکن جب ہم ثابت قدمی سے اُس کے حکموں کی پیروی کریں گے، جب ہم بائبل کے اوراق کے ساتھ کھڑے ہو کر اور جو کلام میں لکھا ہے اُس کے مطابق عبادت کرینگے، رُوح اور کلامِ مُقدس کی سچائی کیساتھ پرستش کرینگے، تب خُدا کسی شخص کو بھی استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن جب وہ کسی ایک خیال پر اُس سے مُڑ کر کسی اور کی پیروی کرتے ہیں، تو پھر خُدا ایسے شخص کو مزید استعمال نہیں کر سکتا۔

(7) پس، سمسُون ایک- ایک آج کی کلیسیا کی بہت نمایا نمائندگی ہے۔ جب کلیسیا کا آغاز ہوا، تو خُدا نے اُسے استعمال کیا، کیونکہ اُس وقت کلیسیا بڑی جانفشانی کے ساتھ خُداوند کے حکموں پر چلتی تھی، اُس کے سارے انصاف اور اُس کی شریعت، اور اُس کے سارے حکموں کی پیروی کرتی تھی۔ اور خُدا کلیسیا کے ساتھ تھا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ کلیسیا میں کوئی نہ کوئی جگہ کمزور رہی ہے۔

(8) یاد رکھیں، ہم کسی پکنِک پر نہیں ہیں، بلکہ ہم ایک جنگ کے میدان میں ہیں۔ بہت سارے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ جب وہ ایک مسیحی بن جاتے ہیں تو بس یہ ہی سب کچھ کرنے کی ضرورت تھی، اور یہ ہمیشہ کیلئے طے ہو گیا، وہ سوچتے ہیں ایک مسیحی ہوتے ہوئے سب کُچھ آسان ہے۔ آپ اِس قسم کی باتوں کو اپنے ذہن میں مت آنے دیں۔ کیونکہ، میں ایک کُشتی لڑنے کیلئے ایک مسیحی بنا ہوں، ایمان کی اچھی کُشتی لڑنے کیلئے۔ میں ایک مسیحی اسلیئے بنا، تا کہ جنگ لڑنے والوں کی قطار میں کھڑا ہو سکوں۔ ہم مسیحی سپاہی ہیں، اور ہم نے تربیت پائی ہے اور اِس کو حاصل کیا ہے، اور دشمن کے سارے حربوں سے واقف ہیں، یہ جانتے ہوئے کہ کیسے دفاع کرنا ہے، اور یہ جانتے ہوئے کہ- کہ کیسے جنگ کرنی ہے۔ اور یہ ہم صرف تب ہی کر سکیں گے جب رُوحُ القُدس ہم پر ظاہر کرے گا۔ جب ہم جنگ پر جاتے ہیں تو دوسری قوم جو طریقے بتاتی ہے، اُنکے ساتھ ہم جنگ نہیں کرتے۔ لیکن ہمیں تو اپنے ہی ڈھنگ اور سوچ کے مطابق، جس طرح رُوحُ القُدس ہماری رہنمائی کرے جنگ کرنی ہے، اور وہ کیا ہی طریقے

ہمیں بتائے گا، کیونکہ وہ مسیحی فوج کا سپہ سالار ہے۔

(9) سمسُون ایک عظیم شخص تھا، اور اُس نے اچھے کام کیے تھے، جبکہ اُس نے اِس کا آغاز (بلکہ ہم یہ کہیں گے) اُس کے اِرد گرد پر نکلنے شروع نہ ہوئے تھے، جب تک اُس نے اپنی سرحد سے باہر جانا شروع نہیں کیا تھا۔ اور اُسی طرح کلیسیا بھی ٹھیک چل رہی تھی، جب تک اُس نے اپنی سرحد سے باہر جانا شروع نہیں کیا تھا۔ سمسُون نے پیار کا ڈھونگ رچانا شروع کر دیا تھا۔ اور اُس نے پیار کا ڈھونگ کسی اسرائیلی لڑکی سے نہیں، بلکہ یہ پیار کا ڈھونگ ایک فلسطینی لڑکی سے رچانا شروع کر دیا تھا۔

(10) اور یہ کسی حد تک ایسا ہی ہے جیسا کلیسیا نے کیا۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے تو کبھی پیار کرنا شروع ہی نہیں کیا، لیکن بے ایمانوں کے پیچھے لگ گئی اور بے ایمانوں کے ساتھ پیار کا ڈھونگ رچانا شروع کر دیا۔ یہیں پر ہم نے بڑی بھُول کی، بلکہ ایک بہت بڑی غلطی کی، جب کلیسیا نے وہ کام شروع کر دیئے جو ٹھیک نہیں تھے۔ اُس نے، سمسُون کی طرح، بُری رفاقت اپنالی۔

(11) سمسُون، جب تک وہ خُدا کے لوگوں کی رفاقت میں رہا، اُس نے سب ٹھیک کیا۔ لیکن جب اُس نے بُری رفاقت سے محبت کا ڈھونگ رچایا، تب وہ مُصیبت میں پڑا۔

(12) اور یہی طریقہ کلیسیا نے بھی اختیار کیا۔ جب کلیسیا بڑی تعظیم سے پیروی کرتی اور ہر روز رُوح القدُس کی رہنمائی میں اُسکے پیچھے چلتی تھی، تو خُدا نے اُن کو برکت دی تھی، اور کلیسیا کے درمیان معجزات اور نشان اور عجیب کام ہوتے تھے۔ لیکن جب اُس نے دنیا کے ساتھ، بُری رفاقت رکھنا شروع کر دی! تو یہ بدترین کاموں میں سے ایک تھا، اور جو پہلا کام اُس نے کیا، وہ منظّم ہونا تھا، اُنہوں نے دوسرے ایمانداروں کیساتھ رفاقت ختم کر دی، کیونکہ اُنہوں نے دیکھا تھا کہ قومیں منظّم تھیں۔ لیکن یہ عظیم خوشخبری کسی ایک قوم یا لوگوں کی جاگیر نہیں ہے۔ یہ تو اُسکے لیے مخصوص ہے "جو کوئی بھی، اِس میں آنا چاہے گا،" سب قومیں، قرابتی، اہلِ لُغت، اور سب لوگ۔ خُدا نے کبھی بھی اِسکے لیے کوئی حد بندی کی لکیر کھینچنے کا خیال ہمیں نہیں دیا ہے۔

(13) لیکن انسان چاہتا ہے، کہ اُنکے ساتھ موازنہ کر کے، اُنکی نقل کرے، اور دنیا کی-کی طرح کرنا چاہتا ہے، وہ کام جو وہ کرتے ہیں، اُسی طرح کامیاب ہونا چاہتا ہے جیسے وہ کامیاب ہوئے۔ ہم دنیا جیسے کام کر کے کبھی بھی اپنے لیے کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہم کامیابی تب ہی حاصل کر سکتے ہیں جب خُدا کی شریعت کو مانیں اور اُس کے طریقے کے مطابق کام کریں۔ دنیا کے نمونے پر چل کر،

ہم کبھی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے ۔ ٹیلی ویژن کے ذریعے سگریٹ کمپنی کیلئے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے، بیئر اور شراب والوں کو بھی کامیابی کی بڑی بھیڑ ٹیلی ویژن کی مدد سے حاصل ہوئی ہے، مگر یہ اِس بات کا نشان نہیں ہے کہ کلیسیا کو بھی کامیابی ٹیلی ویژن سے ملے گی۔ کلیسیا کی کامیابی خوشخبری کی منادی کرنے، اور خُدا کی قدرت، اور رُوح کے وسیلہ ظاہر کرنے میں ہے۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سگریٹ کمپنی نے ٹیلی ویژن کے لیے ایسا ایسا کیا ہے اور۔ اور دوسری کمپنیوں کے لیے بھی! ہمارے پاس کوئی ایسا حوالہ نہیں کہ ہم اپنا اُن لوگوں کے ساتھ موازنہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور جب تک ہم ایسا کرتے رہیں گے، تو ہوسکتا ہے ہم بہت سے لوگوں کو بڑھا لیں، مگر یہ وہ نہیں ہے جسکے لیے خُدا نے ہمیں مخصوص کیا ہے۔ ہم سوچتے ہیں کیونکہ ہمارے پاس ہر رنگ، اعلیٰ چیزیں، اور بڑی تنظیم ہے، اور یہی وجہ ہے کہ ہر طرف بہت رنگ رلیاں ہو رہی ہیں، اور یہی تو کامیابی ہے۔ اگر روحانی اعتبار سے کہوں تو، ہم ہر روز اپنے ہی قدموں میں مر رہے ہیں! اگر ہم آج صُبح ایک کروڑ مضبوط کھڑے ہوں، اور رُوح القُدس ہمارے ساتھ نہ ہو، تو ہم دس کھڑے ہوں جنکے ساتھ رُوح القُدس ہو وہ زیادہ مضبوط ہونگے۔ ہم اپنا موازنہ دُنیا سے نہیں کر سکتے۔

(14) اور سب سے پہلی بات، یہ ہوئی، کہ کلیسیا نے اپنے آپکو منظّم کر لیا۔ پہلی تنظیم کیتھولک کلیسیا تھی، اور پھر لوتھرن کلیسیا آئی۔ جب اُنھوں نے کیتھولک کلیسیا کو منظّم کر کے ایک تنظیم بنائی، تو پھر ایک دن یہ آواز آئی، ''سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے،'' اور سمسُون نے کیتھولک کلیسیا کی رسیوں کو توڑ ڈالا، اور پھر مارٹن لوتھر ایک تنظیم کے ساتھ آیا۔

(15) تب اُنھوں نے پھر کلیسیا کو رسیوں سے باندھ دیا، جیسے دلیلہ نے کیا تھا۔ اور اُنکا آغاز ہوا...... وہ آدمی جن کو خُدا نے بلایا ہو، وہ آدمی جن کو رُوح القُدس نے بلاہٹ دی ہو؛ ہوسکتا ہے وہ اپنی اے بی سی نہ جانتے ہوں، لیکن مسیح کو جانتے تھے۔ مگر اُنکی بجائے کلیسیا میں اسٹائلش، فیشن والے اور سیاسی تقریر کرنے والے آ گئے۔ اور پھر اُنھوں نے اپنے منادوں کو ''ڈاکٹر کی ڈگری دینا شروع کر دی،'' اور پھر علمِ اِلٰہیات کی ڈگری لینا ضروری ہوگئی۔ یہ ایک اور رسی تھی جس سے کلیسیا کو باندھا گیا۔ آدمیوں کو جا کر، سیمنری کی تعلیم لینی پڑتی تا کہ اُنھیں ایک اچھا عالم بنانے کی کوشش کی جائے تا کہ کلیسیا ئیں شیخی مار سکیں، ''کہ ہمارے پاسٹر کے پاس علمِ اِلٰہیات کی ڈگری ہے۔'' اور اُنھوں نے کیا کیا؟ ایک دوسرے سے بڑھکر علم حاصل کرنا شروع کر دیا۔ ٹھیک ہے، اِسکی خُدا کی نظر

میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔

(16) اور کسی شخص کو یہ دنیاوی علم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ اِس سے خُدا کو خوش نہیں کر سکتا۔ خُدا کی نظر میں یہ ایک مکروہ چیز ہے! آپ کبھی بھی اِس دنیاوی علم اور جذبے کے ساتھ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے، کیونکہ کلام فرماتا ہے، ''یہ خُدا سے دُشمنی ہے۔'' وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا۔

(17) اور ہر کوئی پُورا علم حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اُنکو کونسی باتیں کہنی ہیں، اور اسطرح اُنکا پیغام ایک سیاسی بن جاتا ہے، بجائے رُوحُ القُدس کی قدرت سے ظاہر کیا گیا پیغام ہو جو انسان کے دل میں اُتر کر گُناہ کو ظاہر کرے۔ یہ لوگ سیاسی بات چیت کے لیے تیار کیے جاتے ہیں، اور ہمیں اِس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پوُلس کہتا ہے، ''کلام ہمارے پاس، نہ صرف...... یا، انجیل، صرف لفظوں میں نہیں آئی، بلکہ رُوحُ القُدس کے ظہور اور قدرت کے ساتھ آئی ہے۔'' اِس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انجیل، رُوحُ القُدس کی قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے دی گئی ہے! لیکن یہ سارے آدمی سیمنری میں جاتے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں لگے دُنیا سے، رہتے ہیں، وہاں اُنھیں سکھایا جاتا ہے کہ کیسے لوگوں کے سامنے کھڑے ہونا ہے، کیسے اُنہوں نے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے، اُنھیں کس طرح کا لباس پہننا ہے اور اُنھیں کس طرح کی اداکاری کرنی ہے، اُنھیں کبھی بھی غلط گرامر استعمال نہیں کرنی ہے۔ اب، یہ سب باتیں ایک سیاسی تقریر کرنے کے لیے تو ٹھیک ہیں، لیکن ہمیں آدمی کے دِل کو خوش کرنے والی باتیں نہیں سُننی ہیں۔ پوُلس کہتا ہے، ''جو انجیل مَیں تمھیں سُناتا ہوں وہ مُجھے ایسے نہیں ملی، بلکہ رُوحُ القُدس کی قدرت کے- کے ظاہر کرنے اور نئے طور سے ملی ہے۔'' یہ پہلے سے تیار کردہ تقریر نہیں ہے، تا کہ تمہارا فہم، اور تمہارا بھروسہ کسی انسانی عقل پر نہ ہو۔ لیکن یہ مسیح کے جی اُٹھنے کی قدرت کے ظہور کیساتھ آئی ہے۔ یہی انجیل ہے، ''مسیح کو اُسکے جی اُٹھنے کی قدرت سے جاننا۔''

(18) ہر ایک تنظیمی آدمی، یہی سوچنے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ دوسرے سے تھوڑا زیادہ عقل مند ہے۔ میتھوڈسٹ کہیں گے، ''ہمارے پاس زیادہ ذہین لوگ ہیں۔'' بپٹسٹ، اور چرچ آف کرائسٹ، اور اِسی طرح، وہ سب کہیں گے، ''ہم، ہم بہت ذہین ہیں۔ ہم، بلکہ ہمارے- ہمارے لوگ، ہم معمولی آدمی کو انجیل کی منادی کرنے کے لیے باہر نہیں بھیجتے۔'' کیونکہ وہ اُنکے چُنے ہوئے ہوتے ہیں۔ (اے خُدا، رحم کر!) اُنکے چُنے ہوئے ہوتے ہیں؛ وہ اُنکی دستاویزی اور خاص تعلیم کو مانتے ہیں، تب وہ

اُنھیں کلیسیا میں رکھتے ہیں۔ خُدا اِسے کسی بھی طرح چھُو نہیں سکتا۔ میں چاہتا ہوں کوئی ایسا شخص مجُھے کلام سُنائے جسے رُوحُ القدُس نے چُنا ہو، کسی آدمی یا تنظیم نے نہیں، بلکہ خُدا نے جسے کھڑا کیا ہو۔

(19) سارا علم! وہ کہتے ہیں، ''اوہ، ہم اِسکے بارے میں سب کُچھ جانتے ہیں،'' لیکن اُن میں سے بہت سارے رُوحُ القدُس کا پہلا حرف تک نہیں جانتے۔ وہ اِسکا انکار کرتے ہیں۔

(20) اِس سے مجُھے ایک چھوٹی سی کتاب کی یاد آئی ہے، جو کہ دس سال پہلے میں کیلیفورنیا میں پڑھ رہا تھا۔ میں نے اُسے پرانی کتابوں کی دکان سے خریدا تھا۔ میں بُھول گیا ہوں کہ اُسکا مصنف کون تھا۔ یہ ایک چھوٹی سی کتاب دس سینٹ کی تھی، لیکن اُس میں چالاکی اور مذاق کی باتوں کے علاوہ اچھی باتیں بھی موجود تھیں۔ لیکن، اُس میں مجُھے، کُچھ ایسی باتیں ملی جیسے کہ خُدا مجُھ سے بات کر رہا ہو۔ اُس میں ایک چھوٹی کہانی اسطرح دی گئی تھی۔ کہ ایک صُبح ایک مُرغی خانے میں، ایک چھوٹا چوزہ تھا اُس نے سوچا کہ دُنیا میں جتنا علم ہے وہ اُسے پتہ ہے۔ پس وہ اُڑ کر ایک بکس پر بیٹھ گیا اور اپنی چونچ اُس بکس پر، چار یا پانچ بار ماری، اور اپنے سر کو پیچھے کو جھٹکا اور ایسی بانگ دی جیسی آپ نے کبھی بھی کسی مُرغے کی بانگ نہ سُنی ہو۔ اور اسطرح، اپنے دوسرے چوزوں کا دھیان اپنی طرف کر لیا، اور اُس نے کہا، ''اِس مرغی خانے کے خواتین وحضرات، میں آج صُبح آپ سکو کچھ عظیم تعلیمی پروگرام کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو ہم نے تیار کیا ہے۔'' کہا، ''میں نے اپنے مطالعہ کے دوران بہت علم حاصل کیا ہے،'' یہ کہتے ہوئے اُس نے اپنی چونچ پر دھرے چشمے کو ذرا ہلایا۔ اور اُس نے کہا، ''میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہم چوزے زیادہ علم حاصل کر کے اپنے آپ کو سُدھار سکتے ہیں۔ اسلیئے، میں آپ کو بتا سکتا ہوں کہ کہاں ہم کھودیں اور اِس دڑبے میں ہم ایک خاص سوراخ پر کام کریں، تو ہم ایسے وٹامن لے سکیں گے پھر ہمارے پر اور خوبصورت ہو جائینگے، اور ہم اُونچی آواز میں بانگ دے سکیں گے۔ اور، اوہ، میں آپکو یہ بھی بتا سکتا ہوں کہ ہم کون کون سے طریقوں سے اپنے آپکو بہتر بنا سکتے ہیں۔''

(21) اور چھوٹے چوزوں نے اپنی لال کلغیوں کو کھڑا کیا، اُنھوں نے شور مچایا اور کہا، ''کیا یہ بہت پیارا چوزہ نہیں ہے؟'' اور اُنھوں نے حقیقت میں اُسے سراہا۔ ''اوہ، یہ واقع ایک ذہین مرغا ہے!'' اِس سے مجُھے یہاں کے سیمنری کے منادوں کی یاد آرہی ہے۔ ''یہ کیسا ذہین آدمی ہے! اب ہمیں دوسرے چوزوں کے ساتھ چلنے کی ضرورت نہیں ہے، ہم سب کو اِس کیساتھ ملنا چاہیے۔''

(22) ٹھیک، اِس سے پہلے کے اِس چھوٹے چوزے کی تقریر ختم ہوتی، ایک دوسرا چھوٹا چوزہ

جسکے پر اِتنے چمکدار نہیں تھے، وہ دڑبے میں سے دوسرے چوزوں کے درمیان سے دوڑتا ہوا آیا، اور اور کہا، ''لڑکوں، ایک منٹ رُکو! میں نے ابھی ابھی ریڈیو پر تازہ خبر سُنی ہے۔ چوزوں کا مول ایک پونڈ وزن پر چار سینٹ بڑھ گیا ہے، اور ہم سب کل ذبح ہونے جا رہے ہیں! آپکا علم آپکی کیا بھلائی کریگا؟''

(23) بھائیوں، وہ سارا علم جو ہم حاصل کرتے ہیں، اُس سے ہمارا کیا بھلا ہو سکتا ہے؟ ہم چھ فٹ کی خاک ہی تو ہیں! ہم سب ایک ایک انچ اور ایک ایک منٹ مر رہے ہیں۔ ہمارے علم کا مطلب کچھ بھی نہیں۔ لیکن ہم تو خُدا کو جاننا چاہتے ہیں۔ مگر وہ علم چاہتے ہیں۔

(24) جیسے کُچھ عرصہ پہلے میں ایک چھوٹی کینری چڑیا کے بارے میں بات کر رہا تھا، اور وہ سوچتی تھی کہ اُسکے پاس وہ سارا علم ہے جسکی اُسے۔ اُسے ضرورت تھی، اور اُس نے سوچا کہ وہ انسانوں کے بارے میں اتنا علم رکھتی ہے کہ اُسے باقی کینری چڑیوں کو بھی یہ بتانا چاہیے۔ پس وہ اپنے پنجرے سے باہر آئی اور اُس نے انسانوں کے بارے میں بتانا شروع کیا، تاکہ پتہ چلے کہ وہ انسانوں کے بارے میں کیا کُچھ جانتی ہے۔ اور، اُس سب کے بعد اچانک، ایک پروفیسر آزمائش کے لیے چلتا ہوا آیا اور بہت ہی مشکل الفاظ میں اُس نے بولنا شروع کیا، اور اُس چھوٹی چڑیا نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور اپنی گردن جھٹکی اور......اب، اُسکی آنکھیں، اوہ اُس پروفیسر کو دیکھ رہی تھیں۔ اُس کے کان، وہ اُس کو سُن رہے تھے۔ لیکن، بلاشبہ، وہ سمجھ نہیں رہی تھی کہ وہ کس کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ کیوں؟ اسلیئے کہ اُس کے پاس کینری ذہن تھا۔ اُس کے پاس صرف ایک پرندے کا ذہن تھا۔ یہی کُچھ اُسکے پاس تھا۔ اُس کے پاس انسانی ذہن نہیں تھا، اسلیئے وہ انسانوں کی طرح نہیں سوچ سکتی تھی۔

(25) اور اِسی طرح نہ ہی ایک انسان خُدا کی طرح سوچ سکتا ہے! آپ ایک انسان ہیں، اور سارا دنیاوی علم ایک کینری چڑیا کے ذہن سے بڑھ کر نہیں ہے۔ سب کُچھ جو آپ کرتے ہیں، اُسی سے آپکو ضرر پہنچتا ہے۔ اسلیئے آپ میں مسیح کا ذہن ہونا ضروری ہے۔

(26) یہی سبب ہے کہ لوگ جاتے ہیں اور تنظیموں میں شامل ہو جاتے ہیں، اور نئے سرے سے پیدا ہونے کی بجائے ہاتھ ملاتے ہیں، وہ نئی پیدائش کو چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ وہ نئے سرے سے پیدا ہونا نہیں چاہتے۔ اور وہ۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ بائبل میں ہے جو ہم سیکھاتے ہیں، پس وہ اُسکے متبادل کُچھ چاہتے ہیں۔ اور اِسطرح وہ پنتی کاسٹل بھی بُرے ہیں، جو اُسکے متبادل کُچھ کرنے کی کوشش کرتے

ہیں! وہ اِس میں کانٹ چھانٹ کرتے ہیں۔ تاکہ یہ چھوٹا ہو جائے، ''ہم ہاتھ ملا کر کلیسیا میں شامل ہو جائینگے، اور چھڑکاؤ کا بپتسمہ،'' یا کُچھ اور بھی چلے گا۔ وہ نئی پیدائش سے ڈرتے ہیں۔ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ برنہم ٹیبر نیکل بھی نئی پیدائش سے ڈرنے لگا ہے!

(27) اب، ہم سب پیدائش کے بارے میں جانتے ہیں، مجُھے پرواہ نہیں یہ کہاں ہوتی ہے، یا کہیں پر، کسی کی بھی ہو، یہ گندگی کے ساتھ ہی ہے۔ چاہے ایک بچہ پتیوں، یا سخت زمین پر، یا ہسپتال کے سجے ہوئے گلابی کمرے میں پیدا ہو، کسی بھی طرح، یہ گندگی سے بھری ہے۔ چاہے یہ بچھڑا ہو، یا کسی کی بھی پیدائش ہو، یہ گندگی سے بھری ہوتی ہے۔

(28) اور نئی پیدائش بھی اِس سے کم نہیں ہے! مگر لوگ بہت زیادہ ادب والے بن گئے ہیں، '' کہتے ہیں ہم وہاں جائینگے جہاں لوگ صرف ہاتھ ملاتے ہیں۔ ہم وہاں جائینگے جہاں وہ چیختے چلاتے نہیں ہیں، اور مذبح پر روتے اور ٹکریں نہیں مارتے۔'' آپ بہت زیادہ انسانیت اپنائے ہوئے ہیں! ہمیں کتنا مرنے، اور نئی پیدائش حاصل کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ زندگی وجود میں آ سکے!

(29) آپ ایک پُرانے آلو کے بیج کو لیں، ایک بیج والے آلو کو لیں، آپ ایک آلو لیں، اور اُس کو زمین میں دبا دیں۔ جب تک وہ پُرانہ آلو گل سڑ نہیں جاتا، آپکو نئے آلو نہیں ملیں گے۔ ایک دانہ جب تک وہ گل سڑ نہیں جاتا نئی زندگی نہیں لاتا۔

(30) اور اسطرح جب تک ایک مرد اور ایک عورت کا اپنا فہم اور خود غرضی گل سڑ نہیں جاتے وہ نئی پیدائش نہیں پا سکتے، موت، مذبح پر مرنا، اور چیخ اُٹھنا، اور جہاں پسینے سے آپکے کالر کی کلف الگ ہو رہی ہو، اور سب کُچھ گندھا ہو رہا ہو، تب خُدا کے رُوح القُدس سے آپ نئی پیدائش حاصل کر سکتے ہیں۔ مجُھے پرواہ نہیں آپ چیخ رہے ہیں، یا غیر زبانیں بول رہے ہیں، اُوپر نیچے اُچھل کُود رہے ہیں، ایک چوزے کی مانند سر ہلا رہے ہیں، کیونکہ آپ ایک نئی پیدائش حاصل کر رہے ہیں! لیکن ہم نے تو اِسکے متبادل کوئی اور طریقہ اپنا لیا ہے، یقیناً، ہم تو کوئی اعلیٰ طریقے چاہتے ہیں۔

(31) کسی دن، جمعے کو، میں اور میری بیوی بازار جا رہے تھے۔ میرا مطلب اِس بات کو بار بار کہنا نہیں ہے۔ لیکن جب ہم سڑک سے گُزر رہے تھے، تو مجُھے اپنا سر اِدھر اُدھر گھومانا پڑا، کیونکہ وہاں ننگی عورتیں تھیں۔ میں نے خُدا سے وعدہ کیا تھا جب میں اندھا ہو گیا تھا، اگر وہ میری آنکھیں ٹھیک کر دے گا تو میں اِن سے اچھی چیزیں دیکھونگا۔ اور میں نے اپنی کار میں ایک چھوٹی صلیب لٹکا رکھی ہے۔

جب اسطرح گندھی چیزیں میرے سامنے آتی ہیں، تو میں اُس صلیب پر دیکھتا ہُوں، اور جیسے ہی صلیب پر دیکھتا ہُوں تو کہتا ہُوں، ''اے خُدا، یہی میری پناہ ہے۔''

(32) میں نے اُن عورتوں کو دیکھا۔ میڈا نے کہا، ''آج ہم نے ایک بھی ایسی عورت نہیں دیکھی جس نے اسکرٹ پہنا ہو۔'' اور اُس نے کہا، ''بِل، ذرا اُس عورت کو دیکھو جو اپنے پُورے بدن پر کپڑوں کی بجائے چھوٹی سی پٹی لٹکائے ہوئے ہے۔'' اُس نے کہا، ''آپکا مطلب ہے کہ یہ عورت نہیں جانتی کہ ایسا کرنا غلط ہے؟'' کہا، ''اگر یہ نہیں سمجھتی کہ یہ غلط ہے، تو پھر اِس کا ذہن کام نہیں کرتا۔''

(33) میں نے کہا، ''پیاری، ایک منٹ رکو۔ یہ ایک امریکی خاتون ہے، یہ ویسا ہی کر رہی ہے جیسے امریکی خواتین کرتی ہیں۔'' میں نے کہا، ''پیاری زیادہ عرصہ نہیں ہوا جب میں فن لینڈ میں تھا۔''

(34) اور وہاں میں نے ڈاکٹر مینین سے، ایک سوال پوچھا جو میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اور ہم وہاں ہیلتھ باتھ کے-کے لیے جا رہے تھے، جسے وہ صُونا کہتے ہیں، اور وہ آپکو وہاں لے جاتے ہیں، اور وہاں چٹان پر سے گرم پانی آپ پر انڈلتے ہیں، جس سے آپ پسینے پسینے ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ آپ سے ٹھنڈے پانی میں چھلانگ لگوائیں گے، اور پھر واپس لے آئینگے۔ اِس کے بعد وہ آپکو ایک کمرے میں لے جائینگے، اور وہاں نرسیں، یا (ننگی عورتیں) ہوتی ہیں جو اُن آدمیوں کے بدن کو رگڑ رگڑ کر صاف کرتی ہیں، اور پھر تلاب میں بھیج دیتی ہیں۔ میں اندر نہیں جاونگا۔ اور میں نے کہا، ''ڈاکٹر مینین، یہ سب غلط ہے۔''

(35) اُس نے کہا، ''ریورنڈ برینہم، ٹھیک ہے، یہ سب غلط ہے۔ تو پھر امریکی ڈاکٹروں کے بارے میں کیا خیال ہے جب وہ ایک عورت کو لیتے ہیں اور میز پر ننگا لٹاتے ہیں، اور اُسکے تولیدی اعضا-اعضا کا معائنہ کرتے ہیں؟ اور ہسپتال میں آپکی نرسوں کی کیا حالت ہے؟''

(36) میں نے کہا، ''بھائی مینین، مینین، معافی چاہتا ہوں، آپ دُرست کہہ رہے ہیں۔''

(37) یہ کیا ہے؟ یہ رسم و رواج ہے۔ جب میں پیرس میں تھا تو میں نے بڑی مشکل سے اِسکا یقین کیا، کہ وہاں مردوں اور عورتوں کے لیے ایک ہی بیت الخلا تھا۔ میں اِس بات کو بھی نہیں سمجھ پایا تھا، کہ سڑک کے کنارے مردوں اور عورتوں کے لیے ایک ہی آرام گاہ تھی۔ میں یقین نہیں کر پایا تھا جب ایک عورت اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ سمندر پر تیراکی کے لیے جاتی تھی، اُنکے لیے وہاں کپڑے بدلنے کے لیے کوئی کمرہ نہیں تھا، وہ وہاں اپنے سارے کپڑے اُتار کر یہاں تک کہ اپنا آخری

کپڑا بھی اُتار دیتے، اور پھر ایک چھوٹی سی پٹی باندھ کر اپنی پُشت گُھما کر تیرا کی کرتے، عجیب ہے لیکن ایسا ہی ہے۔ لوگ اُن پر کوئی دھیان نہیں دیتے تھے۔ کیونکہ یہ فرانس کی رِیت تھی۔

(38) افریقہ میں، مرد اور عورتیں، جوان اور بوڑھے، بغیر کپڑوں کے، میدانوں میں گُھوم رہے ہوتے ہیں۔ وہ جانتے تک نہیں کہ آرام گاہ، یا یہ چیزیں کیا ہوتی ہیں، کبھی کسی سے پردہ تک نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ اِس میں اِمتیاز کرنا نہیں جانتے۔ وہ فرق نہیں جانتے۔ کیونکہ یہ قوموں کے رسم و رواج ہیں۔

(39) مگر میں نے کہا، ''پیاری، ہم مختلف ہیں، ہم کسی دوسرے دیس کے ہیں۔ ہم یہاں پردیسی مسافر ہیں، اِس لیے تو ہمیں یہ سب کُچھ بہت غلط دِکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ بائبل کہتی ہے، 'جو ایسا سوچتے اور اقرار کرتے ہیں، وہ اِس چیز کا دعویٰ کرتے، اور ظاہر کرتے کہ ہم یہاں پردیسی اور مسافر ہیں، وہ آنے والے دیس کے متلاشی ہیں۔'''

(40) اٹلی، فرانس، افریقہ، یا کسی بھی قوم میں، اگر ایک مرد یا ایک عورت رُوحُ القُدس کے ذریعے نئی پیدائش حاصل کر چُکے ہیں، تو پھر وہ ایسے کام نہیں کرتے۔ وہ ویسے کپڑے بھی نہیں پہنتے۔ وہ اُن جیسے عمل نہیں کرتے، کیونکہ وہ کسی دوسرے دیس کے ہیں جس کا بنانے والا اور حکمرانی کرنے والا خُدا ہے۔ ہم فردوس کے باشندے ہیں۔ آپکے اندر جو رُوح ہوتی ہے، وہ آپکی زندگی کو تحریک دیتی ہے۔ اگر آپ امریکی ہیں، تو آپ وہی کرینگے جیسے امریکی لوگ کرتے ہیں۔ اگر آپ فرانسیسی ہیں، تو آپ وہی کرینگے گے جو فرانسیسی کرتے ہیں، اور دوسروں پر نقطہ چینی کرینگے۔ لیکن اگر آپ خُدا کے ہیں، تو پھر آپ وہی کرینگے جو وہ آسمان پر کرتا ہے، کیونکہ آپکی رُوح اُوپر سے آئی ہے اور آپکو کنٹرول کرتی ہے۔

(41) اِس چھوٹی سی بات پر آپ غور کر سکتے ہیں۔ اور کلام میں سے دیکھ سکتے ہیں، جن لوگوں نے اُس نئے شہر کو حاصل کرنا چاہا، اُنکا عمل فرق تھا۔ اُنہوں نے اقرار کیا کہ وہ پردیسی اور مسافر ہیں۔ مگر قائن میں سے، وہ مغرور اور برگشتہ بن گئے۔ مگر مسیحی پردیسی اور مسافر ہی رہے۔ ایک بھگوڑے شخص کا کوئی گھر نہیں ہوتا، اور ایک برگشتہ شخص بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ لیکن ایک پردیسی حقیقی نظر آتا ہے، اور ایک حقیقی دیس اور قوم سے تعلق رکھتا ہے، اور اپنے گھر واپس جانے کی کوشش کرتا رہتا ہے، وہ اپنے رہن سہن سے یہی بتاتا ہے کہ وہ کسی دوسرے دیس کا باشندہ ہے۔ اُس کا ایک سبب ہے۔

(42) لیکن پھر بھی جو لوگ ایسا کرتے ،اور وہ لوگ جو ایسی چیزیں پہنتے ہیں، میں آپکو بتاتا ہوں۔ ساؤتھ افریقہ میں، جب میں نے تیس ہزار جنگلی لوگوں کو دیکھا، جو پیدائشی، ننگے تھے۔ جن میں سولہ، اٹھارہ، اور بیس سال کے لڑکے، اور لڑکیاں تھیں، جو بغیر لباس وہاں کھڑے تھے، اور اُن کے چہروں پر مٹی اور رنگ وروغن لگا ہوا تھا، اُنکے ناک میں ہڈیاں، اور کانوں میں لکڑیوں کے ٹُکڑے جُھول رہے تھے، اور اُنکے بالوں میں انسانوں کی اور دوسری ہڈیاں پھنسائی گئی تھیں، اور جانوروں کے دانت اُنکے بدن پر لٹک رہے تھے، وہ اسطرح ننگے تھے، جس طرح وہ اپنی پیدائش کے وقت دنیا میں آئے تھے مگر اِس ننگے پن سے انجان تھے۔ مگر جب اُنہوں نے مسیح کو قبول کیا ،تو مُنہ کے بل گر گئے اور رُوحُ القُدس کو حاصل کیا، تب اُنہوں نے کھڑے ہوکر اپنے ہاتھوں سے اپنے بدن کو ڈھانپ لیا اور شرمندگی محسوس کی، اور اُنہوں نے وہاں جاکر کپڑے تلاش کیے اور پہن لیے۔ کیوں؟ اِس لیے کہ وہ اِس دنیا کے لیے پردیسی اور مسافر بن گئے تھے۔ ہیلیلو یاہ! وہ خُدا سے دُور تھے۔ جی، جناب۔

(43) اوہ، جی ہاں، یہ لوگ اپنے آپکو مسیحی کہتے ہیں۔ یہ کلیسیاؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جاتے اور کہتے ہیں، ''ہم میتھوڈسٹ ہیں۔ ہم بپٹسٹ ہیں۔ ہم پنتی کاسٹل ہیں۔ ہم سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ ہیں۔ ہم یہ، وہ، اور دوسرے ہیں۔'' اِس کا اُس سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ آپ کی رُوح، جو زندگی آپ کے اندر ہے وہی آپکو مائل کرتی ہے، اور بتاتی ہے کہ آپ کیا ہیں۔ یسُوع نے کہا، ''تم اُنکے پھلوں سے اُنکو پہچان لوگے۔''

(44) آج ،کلیسیا اسرائیل کی مانند بن گئی ہے۔ خُدا اُن کا بادشاہ تھا۔ مگر جب اُنہوں نے دیکھا کہ غیر اقوام کے بادشاہ ہیں۔ جب اُنہوں نے یہ دیکھا کہ غیر اقوم کے بادشاہ ہیں، تو اُنہوں نے بھی غیر اقوام کے کاموں کی نقل کرنی شروع کردی، اور اپنے لیے ایک بادشاہ بنا لیا۔ اور جیسے ہی اُنہوں نے ایسا کیا، وہ مُصیبت میں پڑ گئے۔ آہستہ آہستہ یہ مُصیبت شروع ہوتی گئی۔ آہستہ آہستہ دُنیاداری اُن میں سمانا شروع ہوگئی۔ آخرکار یہ اخی اب تک آگئی۔ ایک ایک کر کے آنے والے بادشاہ، دُنیاداری میں پڑتے گئے، اور آخرکار زندگی اُن میں سے ختم ہوگئی۔ کیونکہ وہ دنیاداری میں اتنے جا چکے تھے۔ اور جب اصل بادشاہ اِس دُنیا میں آیا، تو وہ اُس کو پہچان نہ پائے۔

(45) بالکل یہی کُچھ کلیسیا نے بھی کیا۔ اِسے اختیار کرلیا۔ یہ آپ ہیں۔ اِس نے تعلیم، اور سیاست کو اپنا لیا۔ اِس نے تنظیموں، بڑے بڑے چرچز، سماجی، اور شیخی باز منادوں کو اپنا لیا ہے۔

اور جب اصل بادشاہ اُنکے پاس آتا ہے، تو یہ اُسے پہچان نہیں پاتے، اور یہ رُوحُ القُدس کو مصلوب کررہے ہیں جو کہ اُن کا اصل بادشاہ ہے۔ یہ اُس کو نہیں جانتے، بلکہ اُس پر ہنستے ہیں اور اُسے مذاق کرتے ہیں۔ جیسا یہودیوں نے اپنے مسیحا کے ساتھ کیا، ویسا ہی کلیسیا اپنے مسیحا کے ساتھ کررہی ہے۔ وہ یہ نہیں جانتے ہیں۔ اُنکے پاس روحانی بصارت نہیں ہے، کیونکہ اُنکی آنکھیں بڑی بڑی ڈگریاں، اور بڑی بڑی عمارتیں دیکھتی ہیں، اور وہ دُنیا کی چیزوں کے ساتھ موزانہ کرتے ہیں۔ ہم کبھی بھی دُنیا کی چیزوں کے ساتھ نیکی- نیکی کا موازنہ نہیں کرتے۔ ہم تو اپنے آپکو حلیم بنانے کے لیے نیکی کرتے ہیں۔

(46) اور، خُدا میں، ایک بھی اکثریت ہی ہوتا ہے۔ اور آج جو منادشفائیہ عبادات کرواتے ہیں میدان سے باہر ہیں، کیونکہ یہ حریف، مقابلہ کرنے والے ہیں۔ ایک کہتا ہے، ”ٹھیک ہے، یہ خُدا کی برکت ہے، میرے پاس ہزار لوگ ہیں۔ میری عبادت تو آپکی عبادت سے بہت بڑی ہے۔“ اِس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہمارے پاس ایک ہو یا لاکھوں ہوں، اِس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ کیا ہم خُدا کے ساتھ سچے ہیں؟ کیا ہم اُسکے کلام کے ساتھ سچے ہیں؟ کیا ہم رُوحُ القُدس کی پرکھ میں کھڑے ہیں؟ کیا یہ سچ ہے؟ یہ باتیں خاص ہیں۔

(47) مگر ہم بائبل پر سمجھوتہ کرلیتے ہیں۔ ہمارے بہت سارے پنتی کاسٹل لوگ، بائبل کی بنیادی باتوں پر، سمجھوتہ کرلیتے ہیں۔ یہاں...... میں کسی کے جذبات کو ٹھیس پہچانا نہیں چاہتا۔ میں اپنی کلیسیا میں ہوں، اور میں- میں محسوس کرتا ہوں، کہ یہی اپنی کلیسیا میں کروں، کیونکہ میں انجیل سُنا رہا ہوں۔ لیکن یہاں لاکھوں پنتی کاسٹل مناد جانتے ہیں کہ بائبل میں ”باپ، بیٹے، اور رُوحُ القُدس“ کے نام میں کوئی بپتسمہ نہیں دیا گیا ہے۔ میں آرچ بشپ، یا کسی کو بھی چیلنج کرتا ہوں، کہ وہ مجُھے دِکھائیں کہ کہاں کسی کو کبھی ”باپ، بیٹے، رُوحُ القُدس“ کے نام میں بپتسمہ دیا گیا ہے۔ مگر یہ اِس لیے سمجھوتہ کرتے ہیں، کیونکہ اُن کی تنظیمیں یہ کہتی ہیں۔ نئے عہدنامے میں، اور اِس کے بعد تین سو سالوں تک، تاریخ گواہ ہے، کہ کسی بھی شخص کو یسُوع مسیح کے نام کے علاوہ بپتسمہ نہیں دیا گیا۔ پھر یہ سب کیا ہے؟ یہ تنظیم ہے۔ جس نے سمجھوتہ کرنے کے لیے۔ یہ کیا!

(48) اور آج اُنہوں نے سڑکوں پر منادی کرنے والوں کو ہٹا دیا ہے۔ اور دف جیسے ساز کو چرچ سے باہر کردیا ہے۔ اُنہوں نے سارے جلال کو چرچ سے باہر نکال دیا ہے، اور سیمنری کی منادی کو،

پُرانے مرغے کی بانگ دینے والی منادی کو حاصل کرلیا ہے، معاشرے میں سے چمک دمک والے، جنگلی عورتیں نیکریں پہنتی اور ایسے کپڑے پہنتی ہیں جن میں سے بدن نظر آئے لے لیا ہے، اور مرد سگریٹ پیتے، جوّا کھیلتے اور گندھے لطیفے سُناتے ہیں۔ یہ خُدا کی نظر میں شرم کی بات ہے! میں جانتا ہوں یہ باتیں چُبھنے والی ہیں، مگر وقت آ گیا ہے کہ کوئی تو کُچھ کہے۔ لوگ، سمجھوتے کر رہے ہیں، تاکہ دُنیا جیسے کام کریں!

(49) میں پرواہ نہیں کرتا، چاہے خُدا کے علاوہ میرے ساتھ کوئی بھی نہ رہے، لیکن میں تو صرف خُدا کے کلام کی سچائی کی منادی کرونگا اور اِسی پر کھڑا رہونگا۔ چاہے مجُھے مرنا بھی پڑے، میں پھر بھی سچائی کے ساتھ کھڑا رہونگا۔ یقیناً۔ ہم سچائی چاہتے ہیں۔ میں کلیسیا کے معیار پر نہیں چلنا چاہتا، بلکہ خُدا کے کلام کے معیار کے مطابق چلنا چاہونگا۔

(50) لیکن دلیلہ، آپ نے غور کیا، وہ جانتی تھی کہ سمسُون ایک طاقتور شخص تھا۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اُسکی طاقت کا راز کیا تھا۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ طاقت کہاں تھی، مگر سمسُون کے پاس کوئی ایسی بڑی طاقت تھی جسکا وہ مالک تھا، اور وہ اُس کے بارے میں جاننا چاہتی تھی۔ اور، دلیلہ، وہ اپنی خوبصورتی سے سمسُون کو اپنی محبت میں پھنساتی رہی۔ اوہ، وہ بے حیا لباس پہنتی تھی، اور آج کل کی کمسن لڑکیوں کی طرح تمسخر آمیز ہنسی کیساتھ اُسکے آگے پیچھے چلتی تھی، اور۔ اور وغیرہ وغیرہ، اور جب آپ کسی دوسرے کی طرح کا کام کرتے ہیں، تو یہ ایسا ہی ہے، جیسے دلیلہ سمسُون کو شادی کے جال میں پھنسا رہی ہو۔

(51) بالکل یہی کُچھ دُنیا نے کلیسیا کے ساتھ کیا۔ اب تیری بڑی طاقت کہاں ہے؟

(52) ''ٹھیک، اگر ہم منظّم ہو جائینگے، تو طاقت کم ہو جائیگی۔'' یہی کُچھ کیتھولک کلیسیا نے کیا۔

(53) ''لیکن جب یہ کہا گیا دیکھ فلستی تجھ پر چڑھ آئے، سمسُون۔'' اور لوتھر باہر نکل کر آ گیا۔

(54) لیکن پھر وہ دوبارہ منظّم ہو گئے۔ ''اگر تم مجُھے دوسری رسیوں سے باندھو گے، تو میرا زور جاتا رہے گا۔'' پس اُنہوں نے ایسا کیا۔

(55) ''سمسُون، فلستی تجھ پر چڑھ آئے۔'' اور پھر کیا ہوا؟ ویسلی اُبھر کر باہر آ گیا اور اُن رسیوں کو توڑ ڈالا۔

(56) ''تو نے اب تک مجُھے دھوکا ہی دیا ہے۔ سمسُون، کیا تو نہیں جانتا میں تجھ سے پیار کرتی ہوں؟ یہ دُرست ہے، اب تو اپنے دِل کا بھید مجُھے بتا دے۔''

''ٹھیک ہے،تم مجُھے اب دوسری رسیوں سے باندھو۔''

(57) ''ٹھیک ہے، اب ہم ایسا ہی کریئنگے۔'' یہ کیا ہے؟ یہی تو تنظیمی رسیاں ہیں۔

(58) ''تم مجُھے آزاد کردو، تاکہ میری کوئی تنظیم نہ ہو۔ پھر، میں تمہیں بتاونگا، اور تم مجُھے باندھ سکوگے۔'' تب اسطرح سے پنتی کاسٹل نکل کر باہر آئے۔ تیری طاقت کہاں ہے؟

''فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔'' اور اُس نے پھر دوبارہ رسیوں کو توڑ ڈالا۔

(59) لیکن اب کیا ہوا؟ اُس نے پنتی کاسٹلوں کو بھی پکڑ لیا ہے، اُنکے پاسٹر، بڑے آدمی اور علم الٰہیات کے ماہر بنائے جاتے ہیں۔ اُن کے پاس بھی اُتنے بڑے ہی اسکول اور مذہبی رسوم ہیں جتنی کہ میتھوڈسٹ یا بپٹسٹ، یا باقی سب کے پاس موجود ہیں۔ آپ اُن کے چرچز میں جائیں تو ایک بھی ''آمین'' نہیں سُن سکتے، وہ ایسے ٹھنڈے بیٹھے ہوتے ہیں جیسے اسکیموس کے جھنڈ ٹھیک قُطب شمالی سے دُور۔ ٹھنڈے! اور لاتعلق! ''اور اب سمسُون، پھر فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔''

(60) امریکہ، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔ وہ ایک رُوح کی یگانگی کہاں ہے؟ پنتی کوست کی یگانگت کہاں ہے؟ آج اسمبلیز آف گاڈ، اور یونائیٹڈ، اور چرچ آف گاڈ، اور یہ، اور وہ، اور مختلف، ہر ایک الگ ازم کیساتھ ہے، یہ اِس کے ساتھ ہے، اور وہ اُس کے ساتھ ہے۔ ہم اتنے بٹ چُکے ہیں کہ اگر آپ ایک شہر میں بیداری کی عبادت کے لیے جائیں، اگر ایک کلیسیا نے اِسکا انعقاد کیا ہے، تو باقی کلیسیائیں اِس میں شمولیت تک نہیں کرتیں۔ امریکہ، دہریے تُجھ پر چڑھ آئے ہیں۔

(61) ہماری طاقت کہاں ہے؟ ہماری عظمت کہاں ہے؟ یہ کیا ہے؟ یہ اسلیئے ہے کہ ہم نے خُدا کی قوت کی بجائے انسان کی عقل کی پیروی کی ہے! کیونکہ، اُنہوں نے ہمارے منادوں کو لیکر سخت مزاج اور روکھے بنا دیا ہے، اور ہمیں منظّم کر دیا ہے جسکی وجہ سے ہم روکھے اور اکڑی ہوئی گردن والے شخص بن گئے ہیں، پس آپ لوگ...... کیا چرچ میں آپ لوگ مزید نعرہ وغیرہ سُن پاتے ہیں؟ آپ کبھی کسی کو روتے ہوئے نہیں دیکھتے۔ رونے والوں کی کرسیاں تہہ خانوں میں ڈال دی گئی ہیں۔ اب مزید چرچ میں جلال نہیں رہ گیا۔ اب تو ہم صرف اتنا کرتے ہیں کہ پیچھے خاموشی سے بیٹھے رہیں جتنی دیر بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم آزاد نہیں ہیں۔ ہم بندھے ہوئے ہیں۔ شیطان نے، آج زندہ خُدا کی کلیسیا کو، جدید دور کی بدرُوحوں سے باندھ رکھا ہے۔ یہ سچ ہے۔ اب وہاں کوئی طاقت نہیں ہے۔ وہاں کوئی آزادی نہیں ہے۔ لوگ روکھے اور سخت مزاج کے ہیں! کیوں، خُدا پنتی کاسٹل لوگوں کے درمیان آکر

یہ دِکھار ہا ہے، کہ وہی خُدا ہے، اور اپنے جی اُٹھنے کو نشانوں کے ساتھ ظاہر کر رہا ہے، اِس سے بھی اُنھیں جُنبش نہیں ہوتی۔ جلال ہو! کیوں، بلکہ یہ اُنکے لیے شرم ہے! میں سارے ملک میں گھومتا ہوں، خُدا اپنا کام کرتا، اور نشان دِکھاتا ہے، اور لوگ بیٹھے رہتے ہیں، اور کہتے ہیں، ''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے یہ ٹھیک ہے۔ اوہ، اور میں جانتا ہوں ایسا ہوسکتا ہے۔'' اُنھیں اِس سے جُنبش نہیں ہوتی! کیوں؟ اسلیئے کہ دُنیاوی دلیلہ نے، اُنھیں باندھ رکھا ہے۔ وہ زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں۔

(62) اب وہ اُنھیں، ایک اتحاد میں باندھنے جا رہے ہیں۔ ''سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔'' اب تو کیا کرنے جا رہا ہے؟

(63) ''اوہ، ہمارے پاس بڑی بڑی تنظیمیں ہیں۔'' یقیناً۔ ''ہماری کلیسیا اتنی بڑھ گئی جتنی کہ پہلے کبھی بھی نہیں تھی۔'' لیکن رُوح کہاں ہے؟ رُوح القُدس کہاں ہے؟

(64) شیطان نے یہی سب تو کر دیا ہے۔ کلیسیا کو شادی کی دعوت دی ہے۔ کلیسیا کے آگے شادی کی دعوت رکھی ہے، ''میرے پاس آجاؤ، اگر تم میری مانو گے تو میں تمہیں یہاں بڑے بڑے چرچ عطا کرونگا۔ اگر تم اُس خبطی منادکو بھگا دو، اور کوئی ایسا آدمی چُن لو، جو علم الٰہیات کو جانتا ہو، تو ہم ایک اعلیٰ اور خوبصورت چرچ بنائیں گے اور دوسروں کی طرح بن جائینگے۔'' آپکو شرم آنی چاہیے! اِسکی بجائے تمہارے پاس ایسا آدمی ہونا چاہیے جو پھلیوں میں سے کافی بنانا بھی نہ جانتا ہو، لیکن رُوح القُدس سے بھرا ہوا ہو، خُدا کی قوت سے بھرا ہوا ہو، جو سمجھوتے نہ کرتا ہو۔

(65) لیکن اوہ، یہ بہت ٹھنڈے پڑ چکے ہیں، لیکن، جب کوئی غریب مُقدس عبادت میں جا کر غیر زبانیں بولنا شروع کرتا ہے، یا نعرے لگانے، یا کُچھ اور کرنے لگتا ہے، تو باقی سب لوگ بڑی بطخوں کی طرح اُسے دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ ''یہ کیا تھا؟ ٹھیک، حیران کُن ہے کیوں؟ اسلیئے یہ ضرور ہی کوئی خبطی ہے جو یہاں کہیں سے چلا آرہا ہے۔'' آپ جانتے ہیں یہ بات سچ ہے! کوئی غریب مُقدس اُٹھتا ہے، اور خوشی سے اپنے ہاتھ اُٹھاتا ہے، اور پُکار اُٹھتا ہے خُداوند کی تعریف ہو، کوئی تو جنونی ہوگا جو انجیل کی منادی پر ''آمین'' کہے گا، اور باقی سب لوگ مُڑ کر اُسے دیکھنے لگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہ پنتی کاسٹل ہیں۔ کیا مسئلہ ہے؟ آپ بپٹسٹ، اور میتھوڈسٹ کے نمونے پر چل رہے ہیں؛ وہ کیتھولک کی پیروی کر رہے ہیں؛ اور کیتھولک دوزخ کی پیروی کر رہی ہے۔ اور، یہ سب مل کر، دوزخ کی جانب جا رہے ہیں! یہ دُرست ہے۔

(66) دلیلہ نے آج بڑے بڑے چرچز، اچھے، تعلیم یافتہ اور اعلیٰ درجے کے خادموں کے ذریعے، شادی کی پیشکش کی ہے۔ ''ٹھیک ہے، آپ جانتے ہیں، فلاں فلاں آدمی کروڑ پتی ہے، اگر ہم اُسے اپنے چرچ میں لے آئیں تو اچھا ہوگا! اوہ، میرے خدایا!'' اگر وہ نئے سرے سے پیدا نہیں ہوا، تو وہ اِس قابل نہیں ہے کہ اُسے یہاں لایا جائے۔ مجُھے اِس بات کی پرواہ نہیں کہ اُسکے پاس لاکھوں ڈالر ہیں۔ یا چالیس کیڈی لکس کاریں ہیں، یا چاہے اُسکے پاس کُچھ بھی ہو، مگر اُسے نئی پیدائش حاصل کرنی ہوگی، اُسے نئی پیدائش پا کر رُوح القدُس کے وسیلہ نئی مخلوق بننا ہوگا، اور نئی پیدائش میں سے آنا ہوگا، جیسا کہ (مجُھے معاف کرنا)، ایک چلاتے اور پُکارتے، اور روتے ہوئے جس طرح دوسرے سب کرتے ہوئے آتے ہیں، اور اِس کو اپنی زندگی سے ثابت کرنا ہوگا کہ یہ اُس نے پایا ہے۔ آمین۔ یہی تو ہے جسکی آپ کو ضرورت ہے۔

(67) ''سمسُون، فلستی تجُھ پر چڑھ آئے۔'' دہریے تجُھ پر چڑھ آئے۔ دُنیا تجُھ پر چڑھ آئی۔ شیطان تجُھ پر چڑھ آیا۔

(68) یہ لوگ مجُھے مُڑ کر دیکھتے ہیں کہ خُدا کا رُوح معجزات دِکھا رہا ہے اور اُسکے جی اُٹھنے کی باتوں کو ظاہر کر رہا ہے، جسکا یسُوع نے وعدہ کیا تھا، لیکن وہ کہتے ہیں، ''آپکو پتہ ہے، میرا خیال ہے بھائی برنہم ذہن کو ٹیلی پیتھی سے پڑھ لیتے ہیں۔ میرا پاسٹر کہتا ہے یہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

(69) تم نادار، ریا کار، دغا باز حق کے مُنکر، سب پالش کیے ہوئے، بھیڑوں کے رُوپ میں بھیڑیے ہو! یسُوع نے کہا تھا، ''اگر تم مجُھے جانتے تو، میرے اِس دن کو بھی جانتے۔'' لیکن تم تو ساؤل جیسا جھُنڈ ہو جو دوسری دُنیا کی طرح بننے کی کوشش میں رہتا ہے۔

(70) مگر ہمیں تو خُدا کے لوگوں کی تلاش ہے ایسے آدمیوں کا گروہ جو کلام پر سمجھوتہ نہ کرتا ہو، جو سچائی کی منادی کرے اور رُوح القدُس کے بپتسمہ کے ساتھ کھڑا ہو۔

(71) مگر اِس دنیا نے کیا کیا ہے؟ اِس نے آپکی ساری قوت کو کاٹ ڈالا ہے۔ آپ کی پیدائش ایک ناصرت، پنتی کوست میں ہوئی تھی، مگر دنیا نے آپکی حقیقی قوت کو کاٹ ڈالا ہے۔ اب آپ دوسرے لوگوں کی طرح پُر تکلف بن گئے ہیں۔

(72) اب ہم کیا کرنے جا رہے ہیں؟ کیا ہونے جا رہا ہے؟ اِس متن کے اختتام پر میں ایک شاندار بات سوچ رہا ہوں۔

(73) جب سمسُون بندھا ہوا ہے! تو ہم میں بیداری نہیں آسکتی۔ ذرا ہمارے وفادار بھائی، بلی گراہم کی باتیں سُنیں جو کہتے ہیں،'' ہمارے دِنوں میں بیداری آئی!'' اورل رابرٹس کی پُکار سُنیں، '' ہمارے دِنوں میں بیداری آئی!'' باقی سب کو سُنیں،'' ہمارے دِنوں میں بیداری آئی!'' جب ہم بندھنوں میں جکڑے ہوئے ہیں تو بیداری کیسے آسکتی ہے؟ ہم نے رُوحُ القُدس کو، اپنی تنظیموں اور اپنی روایت میں جکڑ ڈالا ہے، تو ہمیں رُوحُ القُدس سے بھری بیداری کیسے مل سکتی ہے۔ آمین۔ میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں گرم، اور جُھلسانے والی ہیں، مگر یہ سچائی ہے۔ آپکو رُوحُ القُدس والی بیداری کیسے مل سکتی ہے جب کہ آپ ٹھنڈے اور بندھنوں میں بندھے ہوئے ہیں! بائبل کہتی ہے،'' وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔'''' وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے، مگر اُسکی قوت کو قبول نہیں کریں گے۔'' کونسی قوت کو؟ تنظیمی قوت کو؟ دُنیاوی قوت کو؟ کلیسیائی قوت کو؟ نہیں بلکہ رُوحُ القُدس کی قوت کو! یہی تو کلیسیا کا پوشیدہ مقام ہے۔ جب کلیسیا تعلیم یافتہ منادوں، اور بڑی عمارتوں اور اعلیٰ چیزوں کو اپناتی ہے، بجائے اِسکے کہ پُرانی طرز کے رُوحُ القُدس یافتہ منادوں کو اپنائے، جو اِس مشن کو بہتر کرسکیں گے۔ آمین۔ یہ سچ ہے۔ آپ رُوحُ القُدس کی بیداری کیسے پا سکتے ہیں، جب کہ لوگ اِسے بجھاتے ہیں اور اِسے باندھتے ہیں، اور اِس سے ڈرتے ہیں؟ یہیں پر ساری پریشانی پیدا ہوتی ہے۔

(74) '' فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔'' مگر ایک بابرکت اُمید ہمارے پاس ہے، جب سمسُون جیل میں تھا......

(75) اُس کو پکڑنے کے بعد سب سے پہلے اُنہوں نے اُسکے ساتھ کیا کیا؟ اُنہوں نے پہلے، اُسے باندھا۔ اور اُنہوں نے اُسکی قوت اُس سے چھین لی، کیونکہ وہ اُسکا بھید جان گئے تھے۔ اب وہ آپ کا بھید جان چُکے ہیں۔ دُنیا آپکے بھید کو جان چُکی ہے۔ آپ خواتین جو اپنے بال کٹواتی ہیں، یہ دُنیا کی طرح چلنا ہے۔ آپ مرد حضرات بھی دنیا کی طرح کے کام کرتے ہیں۔ گندے مذاق کرتے ہیں اور سگریٹ وغیرہ پیتے ہیں اور گندے لطیفے سُناتے ہیں، اور پڑوسی کی بیوی کے ساتھ گُھومتے پھرتے ہیں، اور اسطرح کے کام کرتے ہیں، اور اپنی نوکری بچانے کے لیے شراب وغیرہ پیتے اور ملنسار رہتے ہیں، یہ سب دُرست ہے۔ اِسکی بجائے میں خالی پیٹ رہنا اور کسی چشمے سے پانی پینا پسند کرونگا، لیکن خُدا کیساتھ خالص اور دُرست رہنا پسند کرونگا، بجائے اپنی نوکری بچانے کے لیے کوئی سمجھوتہ کروں۔ یہ دُرست ہے۔ یہ سچ ہے۔ خُدا کے ساتھ سچے رہیں۔

(76) ''سمسُون، فلستی تُجھ پر چڑھ آئے۔'' برنہم ٹیبر نیکل، دنیاداری تجھ میں آہستہ آہستہ گھس رہی ہے۔ یہ کیا ہے؟ کیا تونے اپنا بھید ظاہر کر دیا ہے؟ کیا تونے وہ بھید ظاہر کردیا جو خُدا نے تجُھے کچُھ سال پہلے دیا تھا جب تو مٹی میں پڑا ہوا رینگ رہا تھا؟ کیا تونے سماجی، اور رسمی عبادت کیساتھ اُس بھید کو کھول دیا ہے؟ تجُھے کیا ہو گیا ہے؟ خُدا یہاں نیچے آتا اور معجزات کرتا ہے اور ٹھیک لوگوں کے دِلوں کے حال سامعین کے درمیان بتاتا ہے، اور بیماروں کو شفا، اور مُصیبت سے نکالتا ہے، اور عجیب کام اور نشان ظاہر کرتا ہے، اور لوگ رُوحُ القدُس کے وسیلہ، اُس کے کلام کو سُن سکتے ہیں؛ مگر لوگ کہتے ہیں، ''ٹھیک ہے، میرا خیال ہے یہ ٹھیک ہے۔ مگر کبھی کبھی ہمیں سُننے میں اچھا لگتا ہے، اگر ہمیں تھکانے والا نہ ہو۔'' برنہم ٹیبر نیکل یہ ایسا ہی ہے۔ فلستی تجُھ پر چڑھ آئے۔

(77) پہلے، ایسا ہوتا تھا کہ جب کلام کی منادی کی جاتی تھی، اور پُرانے مُقدس لوگوں کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے، وہ سُلگتے ہوئے کھڑے ہوتے، اور بے چین سے ٹہلنے لگتے تھے، چاہے مُنہ سے ایک لفظ بھی نہ کہیں، مگر دو یا تین مرتبہ، اِدھر اُدھر چل پھر کر، پھر بیٹھ جاتے، پس وہ رُوحُ القدُس سے بھرے ہوتے تھے! اور کلام اُنھیں آسودہ کرتا تھا! ''انسان صرف روٹی سے ہی جیتا نہ رہے گا، بلکہ ہر اُس بات سے جو خُدا کے مُنہ سے نکلتی ہے۔'' برنہم ٹیبر نیکل، فلستی تجُھ پر چڑھ آئے۔

اَے پنتی کاسٹل، فلستی تجُھ پر چڑھ آئے۔

(78) دراصل، فلستیوں نے، تمہیں تب تھام لیا تھا، جب بہت عرصہ پہلے تم نے اپنے آپکو گِس کر منظّم کر لیا تھا، یہ اندر نہیں آسکتا تھا جب تک آپ کم ہو کر ایک پریسبٹیرین، بپٹسٹ، میتھوڈسٹ، کیتھولک، یا کچُھ اور نہ ہوتے۔ آپکو اُس وقت باقی سب لوگوں سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے تھا۔

(79) پس، ہمارے دِنوں میں بیداری آئی؟ ہمارے پاس کیسے بیداری ہو سکتی ہے جب کہ بیداری دینے والا اِس دنیا سے باندھ دیا گیا ہے؟ آپ اِس بات کو ذہن نشین کرلیں، کہ جہاں دُنیاداری ہے وہاں خُدا نہیں آئیگا۔ آپ جب دُنیا سے جُڑ جاتے ہیں، تب اُس۔اُس سے مکمل کٹ جاتے ہیں۔ جب آپ دُنیاداری کو اپنے اندر آہستہ آہستہ آنے دیتے ہیں، تب پھر آپ دنیا جیسے کام کرتے ہیں، اور پھر ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب آپ دُنیاداری کی ہر زنجیر کو کاٹ ڈالیں گے، اور خُدا میں آجائینگے، اور خُدا آپکو اُس وقت تک استعمال کریگا جب تک دوبارہ اُن زنجیروں میں نہ جائیں۔

(80) اپنے اِس پیغام کو ختم کرتے ہوئے، آج صُبح، میرے پاس صرف ایک ہی اُمید ہے،

’’جب سمسُون بندھا ہوا تھا، تو اُس کے بالوں کی لٹیں پھر نکلنے لگ پڑی تھیں۔‘‘

(81) خُدا نے آخری وقت سے پہلے ہمیں ایک اور کلیسیا دے دی ہے، تا کہ رُوحُ القُدس کی قوت اُس میں آ کر، رُوح کو ظاہر کرے، اور مرقس 16 کلیسیا میں پورا ہو سکے، اعمال 4:2، اعمال 38:2، اور یہ سب کُچھ کلیسیا کے ساتھ ظاہر ہو سکے۔ جیسے رسُولوں کے ساتھ معجزات اور نشان ظاہر ہوتے رہے۔ جیسے اُس کے جی اٹھنے کے عظیم نشان اُس کے ساتھ رہے۔ جبکہ ہم اسیری میں ہیں، تو یقیناً کہیں خُدا کی بڑھتی ہوئی فصل، عظیم کٹائی کیلئے ہے۔ میرے مسیحی دوست، شاید آج صُبح وہ آپ ہی ہوں، کاش آپکی قوت پھر سے بڑھنا شروع ہو جائے۔ میں دُعا کرتا ہوں آج صُبح یہ پیغام، یہاں سے دوسری جگہوں پر جائے، میں بھروسہ رکھتا ہوں کہ کاش یہ آپکے طور طریقوں میں ایک وٹامن کی طرح مدد کرے تا کہ آپ روحانی قوت کو دوبارہ اپنی زندگی میں حاصل کریں۔

آئیں ہم اپنے سروں کو جُھکائیں اور دُعا کریں۔

(82) اے خُداوند خُدا، آسمان اور زمین کو بنانے والے، ابدی زندگی کے بانی، اور ہر ایک اچھی چیز اور روحانی نعمت کے دینے والے، اِن الفاظ کو آج صُبح لوگوں کے دِل میں بو دے، اور خُداوند، اپنا پانی اِن پر برسا۔ کاش لوگ اِن باتوں کے بارے میں دُعا کریں، اور دیکھ پائیں کہ دُنیا نے کلیسیا کو بیاہ کی پیشکش کر رکھی ہے اور اب آخر میں اُس کی قوت کا بھید جان لیا ہے، پوشیدہ مقام کی تلاش کر لی ہے، کہ وہ بھید کہاں پڑا ہے، اور اُسے کاٹ دیا ہے۔ اُس نے ایسے لوگوں کا صفایا کر دیا ہے جنہوں نے فتح کا نعرہ مارا تھا، اور فتح حاصل کی تھی، لوگوں کو اِس طرح مُونڈا ہے، کہ وہ بُدھ کی شام کی عبادت میں نہ جائیں بلکہ گھر میں ٹیلی ویژن پر ڈرامے دیکھیں۔ اُن کے دِلوں سے خوشی چھین لی ہے، اور خُدا کی محبت کی بجائے اُنکے دِلوں میں دُنیا کی محبت بھر دی ہے۔ اُن کو اور دُنیا داری دی ہے، اور دُنیاوی، خواہشات اور انجیل کی منادی کی بجائے تفریح دے دی ہے۔ اگر آج منادی میں دُنیاوی شور شرابہ نہ ہو، اور اُلٹی سیدھی حرکت کرنے والے اور اِسکو جاری رکھنے والے نہ ہوں، تو، لوگ پُرانے انجیل کے منادوں کو پسند ہی نہیں کرتے، جو دِلوں کو خوشی کے آنسو دیتے ہیں، اور الٰہی شفا دیتے ہیں، جس سے رسُولوں والی نعمتیں دوبارہ کلیسیا میں بحال ہوتی ہیں، جس سے زندہ مسیح ظاہر ہوتا ہے، جو آج کا مسیحا ہے۔

(83) جس طرح اسرائیلی اپنے دُنیاوی بادشاہوں کے-- کے ساتھ بندھے ہوئے تھے، اور حقیقی

بادشاہ کی پیروی نہ کر سکے؛ اور حقیقی بادشاہ، جب حقیقی بادشاہ آیا، تو اُسکو پہچان نہ سکے۔ یہی حالت آج ہے۔ اے خُداوند، جب رُوحُ القُدس کی صورت میں جلال کا بادشاہ ظاہر ہوا ہے، تو، خُداوند، لوگ اِسے نہیں جانتے ہیں۔ وہ اِسے نہیں پہچانتے ہیں۔ وہ اِس قدر تنظیمی رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں، کہ وہ سب یہ سمجھ ہی نہیں پاتے، کیونکہ یہ سب اُن کی تنظیموں سے نہیں آیا۔ خُداوند، یہ ابلیس کا کام ہے جو اُس نے اِن لوگوں کے ساتھ کیا ہے۔

(84) کاش خُدا کے سمسُون، کاش دل کے سچے لوگ، وہ جو متمنی اور رو رہے ہیں، اور درخواست کر رہے اور اِسکو تھام رہے ہیں، کاش وہ تیرے اُس کلام کیساتھ کھڑے رہیں، جب تک نئی فصل اُگ نہ آئے، خُداوند، جب تک صیون میں دوبارہ خوشی نہ آ جائے، اور جب تک لوگوں کا ایک گروہ ایسا نہ آ جائے جو تُجھے پہچانے اور سمجھ سکے، جو کہ مسیحا اور اُسکی قوت کو پہچان سکے جو دُنیا سے چُھپا ہوا ہے، اور وہ جو اُسکو اب تک نہیں سمجھ پائے۔ خُداوند، عطا کر، کہ وہ اِسے سمجھ جائیں۔ ہم یہ یسُوع کے نام میں مانگتے ہیں۔ آمین۔ [ٹیپ پر خالی جگہ ہے۔ ایڈیٹر۔]

......اب صرف قوت،
اے خُداوند، اب صرف قوت بھیج دے اور ہر ایک کو بپتسمہ دے۔
وہ سب بالا خانہ پر، وہ سب ایک جان تھے،
تب پاک رُوح اُتر آیا جو وعدہ خُداوند نے فرمایا۔
اے خُداوند، اب صرف قوت بھیج دے،
اے خُداوند، اب صرف قوت بھیج دے؛
اے خُداوند، اب صرف قوت بھیج دے اور ہر ایک کو بپتسمہ دے۔

(85) میں اُس سے کتنی محبت کرتا ہوں! خُداوند فقط اپنی قوت بھیج دے! وہ بالا خانہ میں تھے، اور سب یکدل تھے۔ اُن میں سے ساری دُنیاداری باہر نکل چکی تھی۔ اور وہ خالی ہو چکے تھے، تب رُوحُ القُدس اُن پر آ گیا۔

(86) آج وہ کہتے ہیں، ''آؤ، کلیسیا میں شامل ہو جاؤ، اور رجسٹر میں اپنا نام درج کراؤ۔ یا سر جُھکا کر یہ کہو، 'میں اقرار کرتا ہوں کہ مسیح خُدا کا بیٹا ہے،' کھڑے ہو جاؤ۔'' ابلیس بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ یقیناً۔ جب یہوداہ نے بپتسمہ لیا تب شیطان نے بھی بپتسمہ لیا۔ جب یہوداہ باہر نکلا اور انجیل کی منادی

کی تو شیطان بھی باہر نکلا اور انجیل کی منادی کی۔ لیکن شیطان رُوح القُدس حاصل نہیں کر پایا تھا۔ یہی تو ہے۔ جہاں وہ پوشیدہ قوت ہے، جس سے جی اُٹھنے کو، حقیقت میں جانا، اور شک کی گُنجائش تک نہیں رہی۔ آمین۔

(87) وہ یہاں موجود ہے۔ وہی رُوح القُدس، جو مسیحا کے اُوپر تھا، آج اُسکی کلیسیا پر ہے۔ وہ کبھی چھوڑتا نہیں۔ ''میں ہمیشہ تمہارے ساتھ، بلکہ دُنیا کے آخر تک، تمہارے اندر ہونگا۔ میں وہاں ہونگا۔ یہ کام جو میں کرتا ہوں، تم بھی کرو گے۔ بلکہ اِن سے بھی بڑے کام کرو گے، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔''

(88) لیکن دنیا سمجھوتہ کرتی اور کہتی ہے، ''اوہ، وہ دن تو گُزر گئے!'' فقط ابلیس آپ سے یہی کُچھ کروانا چاہتا ہے۔ وہ آپ سے دِلفریبی چاہتا ہے۔ مگر خُدا آپکو بپتسمہ دینا چاہتا ہے۔ خُدا چاہتا ہے کہ آپ...... مگر آپ کہتے ہیں، ''اوہ، میں یہ سب کُچھ کرنے پر ایمان نہیں رکھتا۔'' جائیں اور زندگی گُذاریں، جائیں اور اپنے گُناہوں میں زندگی گُذاریں، اپنے گُناہوں میں رہیں۔ لیکن جب تک آپ گل سڑ نہ جائیں، جب تک آپ کے اپنے خیال گل سڑ نہ جائیں، آپکے فیشن گل سڑ نہ جائیں، اور ازسرِ نو دوبارہ نئی پیدائش حاصل نہ کرلیں، تب یہ نئی زندگی اُس زندگی سے بالکل مختلف ہوگی جو زمین میں چلی گئی تھی۔

(89) ایک اناج کا دانہ پیلے رنگ کا زمین میں جاتا ہے، مگر سبز بن کر نکل آتا ہے۔ سخت خول، کے ساتھ بویا جاتا ہے، مگر جب اُگ کر نکلتا ہے تو وہ نرم ملائم اور ہوا سے جھول رہا ہوتا ہے۔ اوہ، جلال ہو! ہیلیلو یاہ! جب ہوا چلنا شروع ہوتی ہے، تو پودا کچھ نہیں کرسکتا، سوا اپنے آپکو ہلنے کے لیے نرم کرے، تب چھوٹی - چھوٹی نرم و ملائم پتیاں خوشی کرتیں، اور بڑھتی، اور قوت پاتی ہیں۔ یہ پتیاں اُس وقت تک نہیں آسکتی جب تک دانہ زمین میں مر کر گل سڑ نہیں جاتا۔ نہ صرف مرنا؛ بلکہ سڑنا بھی ضروری ہے۔ وہ تو واپس نہیں آسکتا، مگر اُس میں چُھپی زندگی واپس آجاتی ہے۔

(90) جیسا کہ میں نے کُچھ پہلے کہا تھا، ایک پیدائش ایک خوفناک چیز ہے، آلودہ، گندی، بلکہ بہت ہی آلودہ ہوتی ہے، مگر اِسی میں تو زندگی چُھپی ہوتی ہے۔ جب آپ اپنے آپکو آلودہ سمجھنے لگتے ہیں، جب آپ میتھوڈسٹ، بپٹسٹ، اور پنتی کاسٹل کے مذہبی عقیدوں کو آلود سمجھنے لگیں گے، اور مذبح پر ختم کردینگے، تب نئی زندگی اندر آئیگی۔ اور پھر رُوح القُدس آپکو اُبھاریگا؛ اور آپ خُدا کو دیکھیں گے۔

(91) ہم کسی جلالی دن میں اُسکو دیکھیں گے۔ کسی دن اِس فانی حدنظر سے آگے، ہم اُسے دیکھیں گے۔ کیا آپ یقین کرتے ہیں؟ کسی دن اِس فانی حدنظر کی پہنچ سے آگے، کوئی خوشنما کل میرا انتظار کررہا ہے۔

(92) کل رات جب میں یہاں ایک کونے میں کھڑا تھا، تو میں نے سوچا میں ربی لاسن کو دیکھ رہا ہوں۔ مجھے یاد ہے جب وہ یہاں آئے، تو اُن کے پاس ایک پُرانی لاٹھی تھی، اور وہ اُسے میری گردن پر رکھ کر، مجھے منبر پر لاتے تھے، اور پھر ہم گیت گاتے تھے، ''کوئی میرے لیے انتظار کررہا ہے......''
[ٹیپ پر خالی جگہ ہے-ایڈیٹر۔]......؟......

(93) پھر کُچھ اسطرح ہوا! جس سے میرے اندر سے دُنیا نکل گئی۔ اور میں مختلف طریقے سے چیزوں کو دیکھنے لگا۔ میں نے اُن امریکی لوگوں کے چال چلن پر بہت زیادہ فکر کرنا شروع کردیا تھا، لگاتار، سال بہ سال، دیکھ رہا تھا کہ کس طرح مرد اور عورتیں اپنے آپکی ذلت کررہے ہیں اور گُناہ میں بڑھتے جارہے ہیں، ایک دومرتبہ، تو میں بہت پریشان ہوگیا، اور ایک مرتبہ تو میں بالکل ٹوٹ گیا۔ اور کل ہی، میں نے خُدا سے کہا تھا، ''اب میں مزید پریشان نہیں ہونگا۔ تیرا کلام کہتا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ لیکن میں اِس کے خلاف کھڑا ہوکر، اپنی پوری قوت سے منادی کرتا رہونگا۔''

(94) ایک دن میں، گرین مِل میں، اپنی اُس غار میں، جو جنگل کے بیچ میں ہے، سارا دن دُعا کرتا رہا۔ میں غار کے باہر آکر، ایک چٹان پر کھڑا تھا، یہ تین بجے کا وقت تھا، سورج چمک رہا تھا، اور میں اُس طرف دیکھ رہا تھا۔ اور میں وہاں کھڑا، مشرق کی طرف دیکھ رہا تھا، اور خُداوند کی تعریف کررہا تھا۔ اور پہاڑوں کی چوٹی میں سے سورج کو درختوں کے پیچھے چُھپتے دیکھ رہا تھا، اور میں چٹان کے اُس پار چھوٹی - چھوٹی پہاڑیوں کو دیکھ رہا تھا، اور بہت سارے پتے بیچ میں تھے، اور مکمل خاموشی تھی جتنی کہ ہوسکتی تھی۔ اور میں نے کہا، ''خُداوند، ایک دن تو نے موسیٰ کو چٹان کی دراڑ میں چُھپایا تھا، اور تو اُسکے پاس سے گُزرا، کیونکہ وہ بہت افسردہ تھا۔ لیکن جب تو اُسکے پاس سے گزرا، تو اُس نے کہا 'کسی انسان کی سی پُشت نظر آئی۔''' میں نے کہا، ''خُداوند، مجھے بھی دراڑ میں چُھپالے۔'' اُسی وقت، میری ایک طرف سے، ہوا جھاڑیوں میں سے گھُومتی ہوئی آئی۔ وہ ٹھیک چلتی رہی، اور میرے اُوپر سے، ہوتی ہوئی، جنگل میں نیچے چلے گئی۔ مگر میں وہاں کھڑا رہا۔

کسی دن، خُدا صرف جانتا ہے کب اور کہاں،

اِس فانی زندگی کے پہیئے جب تک چل رہے ہونگے،
تب میں اُس صیون کے پہاڑ پر بسنے کے لیے چلا جاؤنگا۔
کسی دن اِس فانی زندگی کی پہنچ سے دُور،
کسی دن، خُدا صرف جانتا ہے کب اور کہاں،
(کیا ہونے جا رہا ہے؟ وہ قریب جا رہی ہے،
یہ سب چھوٹے پہیئے گُھوم رہے ہیں۔)
اِس فانی زندگی کے پہیئے جب تک چل رہے ہونگے،
تب ہم اُس صیون کے پہاڑ پر بسنے کیلیئے چلے جائینگے۔
ذرا سا جُھولنا، اُس پیارے رتھ پر،
جو مُجھے گھر لے جانے کے لیے آ رہا ہے؛
ذرا سا جُھولنا، اُس پیارے رتھ پر،
جو مُجھے گھر لے جانے کے لیے آ رہا ہے۔
اگر آپ وہاں ہونا چاہتے ہیں تو میرے ساتھ ہو لیں،
جو مُجھے گھر لے جانے آ رہا ہے؛
بتا دیں بھائی بوس ورتھ، اور میرے سارے دوستوں کو، بھی،
فقط جو مُجھے گھر لے جانے آ رہا ہے۔
ذرا سا جُھولنا......(وہ کسی دن اُس میں ڈبو کر مُجھے بھی اُٹھا لیگا۔)......رتھ......
(ہر ایک درخت جل رہا ہوگا؛ اور خُدا کے فرشتے، آتشی رتھ میں)......
مُجھے گھر لے جانے آئینگے؛
ذرا سا جُھولنا، اُس پیارے رتھ پر،
جو مُجھے گھر لے جانے آ رہا ہے۔

(95) اِن دنوں میں کسی دن، اِن دنوں میں کسی دن جب موت کا وقت آئے گا، میں اُسے آتے دیکھ رہا ہونگا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے۔

میں نے یردن کے پار دیکھا اور کیا دیکھا

مُجھے گھر لے جانے کے لیے وہ آرہا ہے؛
(جس طرح ایلیاہ کو یردن کے پار لینے آیا)
میرے پیچھے ایک فرشتوں کی شفاف کوائر آرہی ہے،
وہ مُجھے گھر لے جانے آرہے ہیں۔
ذراسا، جُھولنا، اُس پیارے رتھ میں،
جو مُجھے لے جانے کے لیے آرہا ہے؛
ذراسا جُھولنا، اُس پیارے رتھ میں،
جو مُجھے لے جانے کے لیے آرہا ہے۔

(96) خُداوند یسُوع، اُس رتھ کا بابرکت کوچ وان ہے، وہی صیون کے پُرانے جہاز، اور زندگی کی کشتی کا کپتان ہے، وہ اس عمارت میں اِس وقت گُھوم رہا ہے، اور بات کررہا ہے، اُسکی حضوری یہاں پر ہے۔ وہی رُوح القُدس جس نے یسُوع کو قبر میں سے اٹھا کھڑا کیا یہاں موجود ہے۔

(97) آج اُنہوں نے کوئی دعائیہ کارڈ جاری نہیں کیے ہیں، کیا یہاں کوئی دوسرے شہر سے آیا ہوا شخص ہے، جسے میں نہیں جانتا، کہ وہ یہاں دُعا کے لیے آیا ہے؟ جن کو میں نہیں جانتا ہوں، وہ اپنے ہاتھ اُٹھائیں۔ ہاتھ اُٹھا کر مجُھے بتائیں، میں آپکو نہیں جانتا۔ آپ، آپ جو وہاں ہیں۔ وہ دوست جو پیچھے مونچھوں والے، کسی نے پیچھے سے ہاتھ اُٹھایا تھا۔ جی ہاں، آپ، نے ہاتھ اُٹھایا تھا؟ ٹھیک ہے۔ وہاں پیچھے، جناب، آپ ہیں۔ ٹھیک ہے۔ آپ سب میرے لیے اجنبی ہیں؟ لیکن یسُوع مسیح ہی، اِس گلہ کا بھی چرواہا ہے، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ اُسکے وعدے سچے ہیں؟ وہ اپنی کلیسیا کو مسح کر کہ، کہتا ہے ''جو کام میں کرتا ہوں، تم بھی، کروگے۔ بلکہ اِس سے بھی بڑے کام کروگے، کیونکہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں۔ اِس سے بڑے کام!'' کیا آپ اِس پر یمان رکھتے ہیں؟

(98) کیا آپ نے اپنا ہاتھ اُٹھا کر بتایا تھا کہ آپ مجُھے نہیں جانتے؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا مجُھے آپکے دل کی باتیں بتا سکتا ہے، جس طرح اُس عورت نے اُسکی پوشاک کو چُھوا تھا اور اُس نے اُسے بتا دیا تھا؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ سردار کاہن ہے جسے ہم اپنی کمی کمزوری میں چُھو سکتے ہیں؟ اگر خُدا مجُھے آپکی ساری حالت بتا دے، تو کیا آپ مجُھے اُسکا نبی قبول کرینگے، کیا آپ ایمان رکھیں گے کہ اُسکی حضوری یہاں ہے اِس لیے وہ اِس کی اجازت دے رہا ہے؟ آپ اپنی بیوی

کے لیے دُعا کررہے ہیں۔ اُسکے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے، اور اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے۔ یہ سچ ہے۔ اگر یہ سچ ہے، تو کھڑے ہوجائیں۔ٹھیک ہے، جایئے، وہ تندرست ہوچکی ہے۔آمین۔

(99) آپکے بارے میں کیا ہے آپ جو وہاں پیچھے بیٹھے ہیں، اُس نے ہاتھ اُٹھایا تھا، وہ دوست جسکی مونچھیں ہیں؟ کیا آپ پورے دِل سے ایمان رکھتے ہیں؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا مُجھے آپکی پریشانیاں بتا سکتا ہے؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ آپکا بیٹا ٹھیک ہوجائے گا؟ کیا ایمان رکھتے ہیں؟ آپکے بیٹے کو، دماغی فالج ہے۔ یہ سچ ہے۔آپ یہاں سے نہیں...... بلکہ کینٹکی سے ہیں۔ اگر یہ سچ ہے، تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔ میں آپکو نہیں جانتا، کیا جانتا ہوں؟ اگر میں......اپنے ہاتھ اسطرح بلند کریں، ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔ یہ سچ ہے۔ خُدا پر بھروسہ رکھیں۔ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں؟ جیسا آپ کا ایمان ہے، ویسا ہی اپنے بیٹے کو تندرست پایئے۔بس اُس کو اپنے دل میں بسالیں۔

(100) کس نے اُدھر اپنے ہاتھ اٹھائے تھے، میں اُنکو نہیں۔نہیں جانتا......کیا آپ تھے؟ ٹھیک ہے، جناب، کیا آپ مجھے خُدا کا نبی مانتے ہیں؟ [آدمی کہتا ہے،''آمین۔'' -ایڈیٹر۔] کیا آپ پورے دل سے ایمان رکھتے ہیں؟ آپ کو یہاں آنے کی ضرورت نہیں، بس وہیں کھڑے رہیں۔ٹھیک ہے، جناب، آپکی کیا بیماری ہے، آپکو شوگر ذیابیطس ہے۔[''یہ سچ ہے۔''] اور یہ آپکے پاؤں کو خراب کر رہا ہے۔[''جی ہاں۔''] آپ اوہائیو سے آئے ہیں۔[''جی ہاں۔''] آپکا نام مسٹر۔میلر ہے۔ [''یہ سچ ہے۔''] سلامتی سے گھر جائیں آپ ٹھیک ہوگئے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے، اپنے پورے دل سے ایمان رکھیں۔ یہ دُرست ہے۔

آپ ایمان رکھیں......کیونکہ ایمان یہ ہے۔ اگر آپ یقین کریں!

(101) خاتون آپ جو وہاں بیٹھی ہیں، کیا آپ نے ہاتھ اُٹھایا تھا؟ لمبی خاتون، جو چشمہ پہنے ہوئے ہے، کیا آپ پورے دل سے ایمان رکھتی ہیں؟ کیا آپ ایمان......کیا آپ ایمان رکھتی ہیں کہ میں خُدا کا خادم ہوں؟ کیا آپ ایسے کرتی ہیں؟ ٹھیک ہے، اگر خُدا مجھے آپ کی بیماری بتادے، تو کیا آپ ایمان رکھیں گی؟ آپ دل کی مریض ہیں۔ یہ سچ ہے، اگر یہ سچ ہے تو اپنا ہاتھ اُٹھائیں۔ یہ دُرست ہے۔

(102) آپ سے اگلی والی خاتون، کھڑی ہوجائیں۔ دل کی مریض ہیں؛ مگر آپکی آنکھوں میں بھی تکلیف ہے۔ میں اِسے جانتا ہوں، اگر آپ ایمان رکھیں، تو ٹھیک ہوسکتی ہیں!

(103) پیچھے کی طرف بیٹھے ہوئے، اگلے آدمی کو دل کی تکلیف، اور جلد کی بیماری، بھی ہے، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ خُدا آپکو تندرست کر دیگا؟ جناب، آپ ایمان رکھتے ہیں؟

(104) وہاں پیچھے کسی نے، اپنا ہاتھ اُٹھایا تھا کیا نہیں......آپ کا نام مسٹر۔شوبرٹ ہے۔ٹھیک ہے، جناب۔ٹھیک ہے، کیا آپ ایمان رکھتے ہیں؟ یہ آپکی آنکھوں کا مسئلہ ہے، کیا، اسطرح نہیں؟ اور آپ اپنی ماں کے لیئے دُعا کر رہے ہیں، جو باہر بیٹھی ہوئی ہے۔اگر یہ سچ ہے، تو اپنا ہاتھ بلند کریں۔ہم اجنبی ہیں۔کیا یہ سچ ہے؟ تو پھر آپس میں ہاتھ ملائیں، ایک دوسرے سے ہاتھ ملائیں۔ٹھیک ہے، یہ دُرست ہے۔اگر آپ ایمان رکھ سکیں، تو پھر آپ حاصل بھی کر سکتے ہیں!

(105) زندہ یسُوع مسیح اِس عمارت میں موجود ہے۔یہ وہی ہے۔اِس سے آپکو کیا ملا ہے؟ کیا آپ نے دنیا کو اپنی ساری قوت نکال لینے دی ہے؟ جلال ہو! میں نئی پیدائش چاہتا ہوں! میں نئی زندگی چاہتا ہوں! مجُھے پرواہ نہیں یہ کس طرح آتی ہے، چاہے مجُھے کوئی جنونی کہے، یا کُچھ بھی کہے۔ مجُھے پرواہ نہیں نئی پیدائش کیسے آئیگی، میں تو حقیقی رُوح القُدس پانا چاہتا ہوں جیسا کہ وہ اِسوقت میرے اُوپر ہے۔میں اُسے اپنے اندر چاہتا ہوں! میں دُنیا کی سب چیزوں سے بڑھ کر صرف اُسے ہی پانا چاہتا ہوں۔آمین! کیا آپ ایمان رکھتے ہیں؟ کیا آپ ایمان رکھتے ہیں کہ وہ یہاں موجود ہے؟

(106) تو پھر، ایک دوسرے پر ہاتھ رکھیں۔مجُھے ایک اور بات بتائیں۔وہ کیا نہیں کر سکتا۔اب ایمان رکھیں۔اِس پر ایمان رکھیں۔

(107) خُداوند خُدا، آسمان اور زمین کے بنانے والے، ابدی زندگی کے بانی، اور تمام اچھی نعمتوں کے بخشنے والے، تیرا رُوح القُدس یہاں مسح دے رہا ہے، خُداوند، یہ عمارت اسطرح لگ رہی ہے، جیسے آگے پیچھے ہل رہی اور سانس لے رہی ہو۔خُداوند، کیوں یہ لوگ سمجھ نہیں پاتے ہیں؟ کیا لوگ۔لوگ دُنیا سے اِس قدر جُڑ چُکے ہیں، اور ٹھنڈے اور روکھے اور رسمی ہو چُکے ہیں، کہ مزید وہ تجُھے جان ہی نہیں پاتے؟ خُداوند خُدا، ہونے دے کہ تیری قوت یہاں ہر ایک پر، ہر بیمار شخص کو شفا دے، ہر گُنہگار کو نجات دے، اور خُدا کو جلال ملے۔میں یہ دُعا، خُدا کے بیٹے، یسُوع مسیح کے وسیلہ مانگتا ہوں۔ آمین۔

(108) کیا آپ اِس پر ایمان رکھتے ہیں؟ اپنے ہاتھوں کو بلند کریں۔کیا آپ شفا پانا چاہتے ہیں؟ خُدا آپکو برکت دے۔اب جائیں اور اِسے حاصل کریں جیسا آپ کا ایمان ہے، ویسا ہی آپکے

لیے ہوجائیگا۔ میں دوسروں کے بارے میں رویائیں دیکھ رہا ہوں۔ یہ سچ ہے۔ آج رات پھر مجُھے عبادت کے لیے آنا ہے۔

(109) اگر آپ اب ایمان نہیں رکھ رہے، تو پھر کبھی بھی ایمان نہیں رکھیں گے۔ یہ ٹھیک ہے۔ یسُوع نے جب ایک بار بتایا، تو اُنہوں نے کہا، ''تو ہی......ہم جانتے ہیں جب مسیحا آیگا، تو وہ ہمیں یہ باتیں بتائے گا۔'' عورت نے کہا، ''میں جانتی ہوں جب مسیحا آئے گا تو وہ یہ کرے گا۔ لیکن تو کون ہے؟'' اُس نے کہا، ''میں ہی وہ ہوں۔''

(110) پھر وہ عورت شہر میں دوڑ گئی اور کہا، ''آوٴ دیکھو یہاں ایک آدمی ہے جس نے مجُھے بتا دیا کہ میں کون ہوں اور میں نے کیا کیا ہے۔ کیا یہ مسیحا تو نہیں؟''

(111) اُس نے کہا تھا، آخری دنوں میں پھر ایسا ہی ہوگا۔ کلیسیا کلام کے ساتھ کھڑی ہوگی، اور کلام کی سچائی کی منادی کی جائے گی۔ وہ خُدا کے سارے حکموں کو مانے گی۔ اور وہ دُنیا سے نہیں جُڑے گی۔ اُس میں میں چلوں پھروں گا اور ایسے ہی کام کرونگا۔''

(112) لیکن اُس نے کہا، ''آخری دِنوں میں لوگ ضدی، مغرور، خُدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے، تہمت لگانے والے ہونگے، نیکی کے دشمن اور دینداری کی وضع رکھیں گے،'' بہت مذہبی، چرچ میں جانے والے۔ ''وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے، مگر اُسکے اثر کو قبول نہیں کریں گے۔ ایسوں سے کنارہ کرنا!''

(113) آپ لوگوں کے بارے، جب آپ یہاں کلیسیا میں آئے تھے، تو اُس نے کُچھ کو بلایا تھا، مگر اب رویا جا چکی ہے۔ اگر- اگر جو میں نے کہا، یہ سچ تھا، اور میں آپکو پہلے سے نہیں جانتا تھا، تو اپنے ہاتھ بلند کریں، جو ہمیشہ ہوتا ہے۔ کلیسیا میں سب، ہر- ہر شخص ہاتھ بلند کرے۔ یہ ٹھیک ہے۔ سمجھے؟ میں اِنھیں نہیں جانتا، کبھی اِنھیں دیکھا نہیں؛ مگر رُوحُ القُدس یہاں ہے اور وہ اِنھیں جانتا ہے۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ یہ میں نہیں ہوں؟

(114) سُنیں! اگر وہ اِسکا مجُھ پر بھروسہ کرتا ہے، تو وہ پھر اِسکا بھی مجُھ پر بھروسہ کریگا کہ میں کلام کی سچائی بیان کرتا ہوں، کیونکہ سچائی تو صرف کلام ہی سے آتی ہے، ''توبہ کرو، اور تم میں سے ہر ایک، اپنے گُناہوں کی معافی کیلئے، یسُوع مسیح کے نام پر بپتسمہ لے، تو تم رُوحُ القُدس انعام میں پاوٴ گے، کیونکہ یہ وعدہ تم تمہاری اُولاد، اور اُن سب دُور کے لوگوں سے بھی ہے، جنہیں خُداوند

ہمارا خُدا بلائیگا۔'' کیا آپ ایمان رکھتے ہیں؟ اب یہاں کُچھ ہی لمحوں میں بپتسمے دیئے جائیں گے۔

(115) آئیں اپنے سروں کو جُھکائیں۔ میں پاسٹر صاحب سے کہونگا دُعا کریں جب تک وہ بپتسمے کی تیاری کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے اِسکے بعد بپتسمہ کی عبادت ہوگی۔ ٹھیک ہے۔

کلیسیا اور اِسکی حالت

(The Church And Its Condition)

اتوار کی صبح، 5 اگست، 1956

تنگ دروازہ

(Strait Is The Gate)

اتوار کی صبح، 1 مارچ، 1959

دُنیا سے، دھوکا کھائی ہُوئی ایک کلیسیا

(A Deceived Church, By The World)

اتوار کی صبح، 28 جون، 1959

یہ پیغامات برادر ولیم میرئین برینہم کی جانب سے، بنیادی طور پر انگلش میں برینہم ٹیبرنیکل جیفرسن ویل، انڈیانا، یو۔ایس۔اے۔ میں دیئے گئے، جو کہ ٹیپ ریکارڈنگ سے لیے گئے اور بلا اختصار انگلش میں چھاپے گئے تھے۔ یہ اُردو ترجمہ وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے شائع اور تقسیم کیا گیا۔

URDU

©2016 VGR, ALL RIGHTS RESERVED

وائس آف گاڈ ریکارڈنگز، پاکستان آفس

227/E ڈیفنس ویو، فیز II، کراچی 75500، پاکستان

فون: 0092-21-35891078

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org

حقِ اشاعت کی اطلاع

تمام جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ یہ کتاب ذاتی استعمال کیلئے گھر میں پرنٹر کے ذریعے چھاپی جاسکتی ہے، اور بلا قیمت تقسیم کی جاسکتی ہے، جو کہ یسُوع مسیح کی خوشخبری پھیلانے کا ایک وسیلہ ہے۔ اِس کتاب کو نہ ہی بیچا جاسکتا ہے، نہ ہی بڑے پیمانے پر دوبارہ چھاپا جاسکتا ہے، نہ ہی کسی ویب سائٹ پر لگایا جاسکتا ہے، اور نہ ہی اِسے کسی تلافی کے نظام میں ڈالا جاسکتا ہے، نہ ہی دوسری زبانوں میں اِس کا ترجمہ کیا جاسکتا ہے، اور نہ ہی بغیر وائس آف گاڈ ریکارڈنگز کی جانب سے واضح تحریری اجازت نامہ کے علاوہ کسی فنڈ وغیرہ کا اصرار کیا جاسکتا ہے۔

برائے مہربانی، مزید معلومات کیلئے یا دیگر دستیاب مواد کیلئے رابطہ کریں:

VOICE OF GOD RECORDINGS
P.O.Box 950, JEFFERSONVILLE, INDIANA 47131 U.S.A.
www.branham.org